عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۷ تا ۲۳/ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۳ تا ۹/ ستمبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۱۵

نبوی پیشین گوئیاں

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ایک جائزہ

حیات امیر شریعتؒ ایک نظر میں

نفس کا علاج

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مرزائیوں سے تعلقات رکھنے والے کا حکم:

س:...... ایک شخص مرزائیوں (جو بالا جماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے یعنی مرزائی ہے، مگر جب خود اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمۃ اور فرضیت جہاد وغیرہ تمام اسلامی عقائد کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو کافر، کذاب، دجال اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں تو کیا وجوہ بالا کی بنا پر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ اگر از روئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اس پر فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے عقائد مذکورہ معلوم ہونے پر بھی تکفیر کرتا ہو اور کفار والا ان کے ساتھ سلوک کرتا ہو اور اس کی نشر و اشاعت کرتا ہو؟

ج:...... ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں، سلام و کلام ختم کریں، اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آئے۔ اگر باز آگیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

قادیانیوں کی دعوت اور اسلامی غیرت:

س:...... ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے اور اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے، اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں اس لئے ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں۔ آپ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کردیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہوسکے۔

ج:...... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ: ''میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔'' جو شخص آپ کو کتا، خنزیر، حرامزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی، اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:...... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے، قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا، خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۳ شمارہ: ۱۵ ۱۷ تا ۲۳/رجب المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۳ تا ۹/ستمبر ۲۰۰۴ء

سرپرست اعلیٰ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا بشیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلال پوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید اظہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
نبوی پیشین گوئیاں	(مولانا زین العابدین)	6
پیارے رسولﷺ کی پیاری باتیں		8
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	(مولانا عبدالحکیم نعمانی)	10
حیات امیر شریعتؒ ایک نظر میں	(بابو شفقت قریشی سہام)	13
نفس کا علاج	(ڈاکٹر عبدالرحیم)	15
تحریک حریت کا سرخیل	(حافظ محمد امین)	18
رواداری کا صحیفہ	(ڈاکٹر دین محمد فریدی)	20
شیطان کے چندرہ دشمن	(مولانا عبدالقدوس محمدی)	21
عالمی خبروں پر ایک نظر		23

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان — Hazori Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) — Jama Masjid Bab-ur-Rahmat (Trust) Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

توہین رسالت کا قانون اور قادیانی

توہین رسالت کے قانون سمیت اسلامی قوانین کے خلاف خاصے عرصے سے جو بحث چل رہی ہے اور حکومت کی جانب سے ان قوانین میں تبدیلی کے حوالے سے جو باتیں سامنے آ رہی ہیں' وہ صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ حکومت اسلامی قوانین بالخصوص توہین رسالت کے قانون کے خلاف مکمل طور پر امریکا اور مغرب اور ان کی پروردہ اقلیتوں اور این جی اوز کی حمایت و ہم نوائی کر رہی ہے۔ لیکن اندرون خانہ وہ کون سی اقلیت ہے جو اس قانون کے خلاف اپنی پوری قوت جھونک چکی ہے؟ یہ معلوم کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ کس اقلیت کو توہین رسالت کے الزام میں سب سے زیادہ مقدمات کا سامنا ہے' بالفاظ دیگر کس مذہب کے پیروکار سب سے زیادہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے درج ذیل خبر ملاحظہ فرمایئے:

''توہین رسالت کے کسی ملزم کو سزا نہیں ہوئی' قانون ختم کیا جائے: مینارٹی رائٹس کمیشن

پاکستان کا آئین اسلامی ہے' شریعت کورٹس سمیت کسی نئے آئین کی ضرورت نہیں: جوزف فرانسس' یونس عالم

کراچی (جنرل رپورٹر) مینارٹی رائٹس کمیشن آف پاکستان کے رہنماؤں جوزف فرانسس اور یونس عالم نے مطالبہ کیا ہے کہ توہین رسالت سمیت اقلیتوں کے خلاف تمام قوانین کو ختم کیا جائے کیونکہ ان قوانین کے غلط استعمال سے اقلیتوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مینارٹی رہنماؤں نے کہا کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہے جس کے بعد شریعت کورٹس سمیت کسی نئے آئین کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت ایک طرف امتیازی قوانین میں تبدیلی کی بات کر رہی ہے جبکہ دوسری جانب صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت شریعت بل اور حسبہ ایکٹ کے ذریعے صوبے میں طالبان طرز کا نظام لانا کے لئے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے تین سالوں میں چرچوں پر حملوں سے ۵۲ مسیحی ہلاک اور ۲۶۲ افراد زخمی ہو چکے ہیں جبکہ مساجد اور امام بارگاہوں پر حملوں کے نتیجے میں بھی ہزاروں افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک توہین رسالت کے قانون کے تحت ۵۲ مسلمانوں' ۲۰۰۳ احمدیوں' ۸۷ مسیحیوں اور ۸ ہندوؤں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ توہین رسالت کے قانون کے ایک ملزم کو بھی سزا نہیں ہوئی ہے۔ اگر لوئر کورٹس نے کسی مجرم کو سزا بھی دی ہے تو اعلیٰ عدالتوں نے انہیں بری کر دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقلیتوں کے خلاف تمام قوانین کو ختم کیا جائے۔'' (روزنامہ ''خبریں'' کراچی ۱۰/اگست ۲۰۰۴ء)

اس خبر سے یہ ہولناک انکشاف ہوتا ہے کہ اب تک ۲۰۰۳ قادیانیوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے' یہ تعداد کسی بھی دیگر اقلیت کے مقابلے میں زیادہ ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ ہے۔ دیگر ہر اقلیت کی جانب سے توہین رسالت کا ارتکاب ایک سو مرتبہ بھی نہیں کیا گیا جو اس جرم کو ہلکا یا اس کی شدت میں کمی تو کسی صورت نہیں کرتا لیکن یہ ضرور ظاہر کرتا ہے کہ اس مذہب کے افراد میں مجموعی طور پر اس جرم کے ارتکاب کا نہ تو کوئی خاص رجحان پایا جاتا ہے اور نہ اس مذہب کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر رکھی گئی ہے۔ اس کے برعکس قادیانی جماعت کے پیروکاروں کی جانب سے توہین رسالت کے ارتکاب کی شرح کا دیگر اقلیتوں کے مقابلے میں دو سو فیصد سے بھی زائد ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قادیانیت دراصل توہین رسالت کا دوسرا نام ہے اور قادیانی مذہب بحیثیت مجموعی عظمت رسول کے خلاف عقائد رکھنے اور ناموس رسالت کو داغدار کرنے کی گھناؤنی سازش و کوشش کا دوسرا روپ ہے۔ جو اعداد و شمار ہم نے پیش کئے ہیں ان پر اعتراض اس لئے نہیں کیا جا سکتا

ختم نبوۃ

کیونکہ یہ اعداد و شمار خود اقلیتوں کے پیش کردہ ہیں۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اگر اس میں توہین رسالت کے ان واقعات کو بھی شامل کرلیا جائے جو قادیانی روزمرہ انجام دیتے ہیں تو توہین رسالت کے واقعات کے تعداد لاکھوں بلکہ شاید کروڑوں تک جا پہنچے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ توہین رسالت پر مشتمل عقائد رکھنا ہر قادیانی کے لئے لازمی ہے۔ یہ ان کے ایمان کا حصہ ہے اور ان گستاخانہ عقائد کا اظہار کرکے توہین رسالت کرنا ان کا مذہب ہے' ہر روز جتنی مرتبہ وہ اپنے گستاخانہ اور توہین رسالت پر مشتمل عقائد کا اظہار کرتے ہیں' اتنی مرتبہ وہ توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں' ذرا غور فرمایئے:

ا:...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دینا'

۲:...... گنبد خضرا کے مقابلے میں گنبد بیضاء بنانا'

۳:...... مرزا قادیانی کی بیویوں کو امہات المومنین' اس کے ساتھیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور اس کی اولاد کو نبی کی اولاد قرار دینا'

۴:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر اور وجود پاک کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ کو جس وجود سے معراج ہوئی وہ یہ گلنے موتنے والا وجود نہ تھا'

۵:...... مرزا قادیانی کو تمام انبیاء کا ظل اور بروز قرار دینا'

۶:...... مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ بلکہ ان سے بڑھ کر سمجھنا'

۷:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھنا کہ نعوذ باللہ آپ وہ پنیر کھاتے تھے جس میں سور کی چربی پڑتی تھی'

۸:...... مرزا قادیانی کو بعینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے نجس وجود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس وجود ماننا'

۹:...... یہ عقیدہ رکھنا کہ مرزا قادیانی وہی محمد رسول اللہ ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے اور پھر قادیان میں دوبارہ پیدا ہوئے'

۱۰:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات و خصوصیات کو مرزا قادیانی کی طرف منسوب کرنا'

کیا یہ کھلی توہین رسالت نہیں ہے؟ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے کہ کیا ایسے گستاخانہ عقائد و نظریات رکھنا اور ان کا پرچار کرنا بدترین توہین رسالت نہیں ہے؟ ذرا انصاف کیجئے کہ کیا ایسی توہین کے مرتکب افراد کو سزا ملنی چاہئے یا نہیں؟ ملنی چاہئے اور یقیناً ملنی چاہئے۔

اوپر درج خبر سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ درحقیقت قادیانی جماعت اندرون خانہ توہین رسالت کے قانون کو ختم کرانے کے لئے سرگرداں ہے۔ ہم اس موقع پر تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانی جماعت کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے میدان عمل میں اتر آئیں۔ حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ قادیانی جماعت کی باتوں میں نہ آئے اور توہین رسالت کے قانون اور اسی طرح دیگر اسلامی قوانین کو ان کی اصل شکل و روح کے مطابق برقرار رکھے۔ یہی اسلام اور انصاف کا تقاضا ہے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوۃ

نبوی پیشین گوئیاں

مولانا زین العابدین

سنن ابوداؤد میں ایک حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یوں منقول ہے:

''ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' پھر اس وقت سے قیامت قائم ہونے تک تمام حالات کو تفصیل سے بیان کیا' کوئی بات نہیں چھوڑی جس کو بیان نہ فرمایا ہو' جس نے اس کو یاد کرلیا اسے تو یاد ہے اور جو بھول گیا وہ بھول گیا' میرے یہ ساتھی سب اس کو جانتے ہیں ان حالات میں سے جو چیز ہوتی ہے میں اس کو پہچان جاتا ہوں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح یاد آجاتی ہے جیسے پہچانا ہوا آدمی اگر غائب ہونے کے ایک عرصہ بعد سامنے آجاتا ہے تو پھر اس کی صورت یاد آجاتی ہے۔'' (الشفاء للقاضی عیاضؒ)

اس کے بعد حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ اس موقع پر تمام فتنوں کو اور فتنوں کے سرغنوں کو بھی آپ نے بیان کردیا' جس فتنہ میں تین سو آدمی شریک ہوں اس کے سرغنہ کو نام بنام مع خاندان کے آپ نے بتادیا۔

اسی طرح حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ آپ کے زمانہ میں چڑیا پر مارتی تو اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کوئی علمی چیز بتا کر ہمیں نصیحت فرمادیتے' صحیح حدیثوں کے بیان کرنے والے ائمہ کرام نے اس کی تصریح فرمادی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ و وعید فرمائی ہے اس کو اپنی کتابوں میں نقل کردیا ہے اور شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہوتی چلی آتی ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی دلیل ہے' مثلاً:

ا:...... آپؐ نے فرمایا کہ دشمنوں پر مسلمانوں کا غلبہ ہوگا (جو حضرت عمرؓ اور دوسرے خلفاء کے زمانہ میں پیش آیا)۔

۲:...... آپؐ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ فتح ہوگا (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوچکا)۔

۳ تا ۵:...... آپؐ نے فرمایا کہ بیت المقدس' یمن' شام اور عراق فتح ہوگا' جس کو آپؐ نے غزوہ خندق کے موقع پر بتایا تھا (جو خلفائے راشدین کے دور میں پورا ہوگیا)۔

۶:...... آپ نے فرمایا کہ پوری روئے زمین پر امن وامان اس طرح قائم ہوجائے گا کہ ایک ہودج نشین عورت حیرہ سے تنہا سفر کرکے مکہ معظمہ پہنچے گی اور اللہ کی پاک ذات کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گی' آپؐ نے حضرت عدی بن حاتم سے فرمایا تھا' وہ دل میں سوچتے رہے کہ قبیلہ طئی کے ڈکیت جو بستیوں کو آگ میں جھونک رہے ہیں وہ اس وقت کہاں چلے جائیں گے؟ لیکن پھر حضرت عدی نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ لیا کہ تنہا پردہ نشین عورت حیرہ سے نکل کر مکہ آئی اور اللہ کے گھر کا طواف کیا اور اس کو کسی چور اچکے سے خطرہ پیش نہیں آیا۔ (بخاری)

۷:...... فتح خیبر سے ایک دن پہلے آپؐ نے خبر دی کہ کل حضرت علیؓ کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا۔

۸:...... آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ پر فوج کشی ہوگی اور احجار زیت خون سے بھر جائیں گے۔ (۶۲ اور ۶۴ ہجری میں یہ حادثہ واقعہ حرہ کے نام سے ظہور پذیر ہوا)۔

۹:...... آپؐ نے فرمایا کہ اس امت کے ہاتھ پر دنیا فتح ہوگی اور اس کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گے۔

۱۰:...... آپؐ نے فرمایا کہ قیصر وکسریٰ کے خزانے تم لوگ آپس میں تقسیم کرلوگے' اور ایسا ہی ہوا۔

۱۱:...... آپؐ نے فرمایا کہ تم میں فتنے اٹھیں گے اور آپس میں گروہ بندیاں ہوں گی (یہ خبر حضرت عثمانؓ کے اخیر اور حضرت علیؓ کے شروع

دور سے شروع ہو کر آج تک باقی ہے)۔

۱۲:...... آپؐ نے فرمایا کہ خواہشات اور ہوائے نفسانی کی وجہ سے امت تجتر فرقوں میں بٹ کر سب جہنمی ہو جائیں گے' صرف ایک فریق بچے گا۔

۱۳:...... آپؐ نے فرمایا کہ عیش وعشرت کی فراوانی' گھروں پر پردے اور سواریوں پر جھالر لٹکائے جائیں گے اور آدمی ایک جوڑا صبح کو پہن کر نکلے گا اور شام کو دوسرا جوڑا بدل لے گا' اس کا مشاہدہ آج کثرت سے ہو رہا ہے۔

۱۴:...... آپؐ نے فرمایا کہ کھانے کا تنوع ہوگا کہ ایک برتن اٹھے گا فوراً دوسری نوع کے کھانے کا برتن سامنے رکھ دیا جائے گا۔

۱۵:...... آپؐ نے فرمایا کہ تکلفات اور فیشن کی کثرت ہوگی کہ دیواروں کو پردے سے اس طرح سجایا جائے گا جس طرح خانہ کعبہ کو غلاف چڑھایا جاتا ہے۔

۱۶:...... آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت تمہاری حالت بُری ہوگی اور آج تمہاری حالت اچھی ہے۔

۱۷:...... آپؐ نے اس امت کے اکڑ کر منکتے ہوئے چلنے اور فارس وروم کی لڑکیوں کے تمہارا خدمت گار ہونے کو ذکر فرمایا۔

۱۸:...... آپؐ نے فرمایا کہ تم آپس میں بہادری دکھلاؤ گے' ایک دوسرے کو زک پہنچاؤ گے اور اصل دشمن سے غافل رہو گے' اس کا مشاہدہ آج خوب ہو رہا ہے۔

۱۹:...... آپؐ نے فرمایا کہ بدترین لوگ بھلے انسانوں پر مسلط ہو جائیں گے۔ یہ نہ صرف حکومت کی حد تک بلکہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر میں کھلی آنکھوں دیکھا جا رہا ہے۔

۲۰:...... آپؐ نے فرمایا کہ ترک' بربر' روم سے تم جنگ کرو گے' کسریٰ ختم ہو جائے گا تو دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا' قیصر ختم ہو جائے گا تو دوسرا قیصر نہیں آئے گا۔

۲۱:...... آپؐ نے فرمایا کہ رومیوں کا سینگ والا ہونا کہ روم ایک جگہ مغلوب ہوں گے اور دوسری جگہ ان کی سینگ نکل آئے گی اور ان کا یہ قصہ آخر تک رہ جائے گا۔

۲۲:...... اور جیسے نیکو کاروں کا یکے بعد دیگرے اٹھتے جانا۔

۲۳:...... اور جیسے زمانہ سے برکت کا اٹھ جانا کہ جلد جلد ماہ و سال گزرنے لگیں گے۔

۲۴:...... اور جیسے علم کا رخصت ہو جانا اور جہل کا پھیل جانا۔

۲۵:...... اور جیسے فتنوں اور خونریزی کا عام ہو جانا۔

۲۶:...... اور جیسے زمین کا سمٹ کر آپؐ کے سامنے آ جانا اور ان تمام جگہوں میں اسلام پھیلنا اور مسلمانوں کی حکومت کا قائم ہونا جیسا کہ عرب سے نکل کر اسلام مغرب و مشرق میں پھیل گیا اور سرزمین ہند سے لے کر ساحل طنجہ تک جس کے بعد آبادی نہیں' اسلام پھیل چکا اور مسلمانوں کی حکومتیں بھی قائم ہو چکی تھیں۔

۲۷:...... اور جیسے آپؐ نے خبر دی کہ بنی امیہ کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

۲۸:...... اور یہ کہ بنو امیہ اللہ کے مال کو موروثی سمجھیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام سمجھیں گے۔

۲۹:...... جیسے بنو عباس کا بنی امیہ کے خلاف کالے کالے پرچم لے کر اٹھنا اور ملک کو چھین لینا۔

۳۰:...... اور جیسے حضرت علی کرم وجہہ کو خبر دی کہ تم شہید کر دیے جاؤ گے اور داڑھی خون سے رنگین ہو جائے گی۔

۳۱:...... اور جیسے یہ خبر دی کہ حضرت علیؓ سے دوستی رکھنے والے جنتی ہوں گے اور ان سے دشمنی رکھنے والے جہنمی ہوں گے۔

۳۲:...... اور جیسے آپؐ نے فرمایا فرقہ خوارج کا اس وقت ظہور ہوگا' جب امت میں اختلاف رونما ہوگا۔

۳۳:...... اور جیسے حضرت عثمان کو خلافت ملنا اور منافقین کا خلافت سے دست برداری کا مطالبہ اور حضرت عثمانؓ کو خلافت چھوڑنے سے منع کرنا یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائیں۔

۳۴:...... اور جیسے آپ کی یہ خبر کہ جب تک حضرت عمرؓ زندہ رہیں گے فتنے نہ اٹھ سکیں گے۔

۳۵:...... اور جیسے آپؐ نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا ہوگا اور ایک تباہی مچانے والا ہوگا' چنانچہ مختار بن عبید ثقفی اور حجاج بن یوسف ثقفی کی صورت میں یہ دونوں پیشگوئیاں صحیح ثابت ہوگئیں۔

۳۶:...... اور جیسے آپؐ نے یہ خبر دی کہ اے اہل عرب! تم میں عجمیوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی جو تمہارے اموال کو کھائیں گے اور تمہیں قتل کریں گے' جو پہلے بھی ہو چکا اور آج بھی امریکی درندے یہی کر رہے ہیں۔

۳۷:...... اور جیسے آپؐ نے یہ خبر دی کہ ارض حجاز میں اتنی زبردست آتشزدگی ہوگی کہ ملک شام سے موضع بصریٰ میں اس آگ کی روشنی

باقی صفحہ 9 پر

ختم نبوۃ

پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیماری سے بوجھل ہوگئے تو فرمایا: علی! لکھنے کی کوئی ایسی چیز لے آؤ جس پر میں لکھوں تاکہ میری امت گمراہ نہ ہو مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ باتیں ہم سے پہلے ختم نہ ہوجائیں تو میں نے کہا کہ میں اپنے بازو میں وہ نسخہ لئے ہوئے ہوں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر آپ کے بازو اور کہنی پر تھا اور آپ نے نماز اور زکوۃ کے بارے میں وصیت فرمائی اور اس کے بارے جو تمہارے زیر دست ہے یعنی غلام اسی طرح آپ نے کچھ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پرواز کرگئی اور آپ کا حکم یہی تھا کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله کی شہادت دیں اور جس شخص نے ان دو باتوں کی شہادت دی اس پر آگ حرام کردی گئی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی دعوت کرے تو اس کو قبول کرو کوئی ہدیہ مت لوٹاؤ اور (بلاسبب) کسی مسلمان کو مت مارو۔

حضرت مغیرہ ام موسیٰ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بات ہے: ''الصلوۃ' الصلوۃ'' نماز کی فکر کرو اور جو تمہارے زیر نگیں غلام اور باندی ہے ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

ماتحتوں کے ساتھ بدسلوکی:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں سے کہتے تھے کہ میں جانوروں کے معالجین سے زیادہ جانوروں کے بارے میں علم رکھتا ہوں' انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میں اچھے لوگ کون ہیں اور بُرے کون ہیں' اچھے وہ ہیں جن سے خیر کی امید کی جائے' اور جن کے شر سے محفوظ رہا جائے اور بُرے وہ ہیں جن سے کوئی خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے' اور اس کا کوئی غلام ہو تو اس کو آزاد نہ کیا جائے۔

حضرت ابن ہانی حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''کنود'' (اللہ کے انعامات کا ناشکرا) وہ ہے جو اپنے داد و دہش کو روکتا ہو اور کھانے پر تنہا بیٹھتا ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو۔

جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا:

حضرت ابو ہریرۃؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے انسانوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرۃؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روح سے فرمائے کہ نکل تو وہ کہے گی کہ مجبور ہوکر ناپسندیدگی کی حالت میں نکلتی ہوں۔

کسی شخص کا اپنے بھائی کی مدد کرنا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر عمل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایمان باللہ' اور اللہ کے راستہ میں جہاد' پھر پوچھا گیا کس غلام کا آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو اور اپنے مالکوں کے نزدیک سب سے عمدہ ہو' پھر فرمایا کہ کیا حکم ہے اگر میں کوئی کار خیر نہ کرسکوں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی مدد کرو جس کا وسیلہ معاش کچھ نہ رہا ہو' یا وہ جس کے ہاتھ میں کوئی ہنر نہ ہو' پھر کہا کہ کیا حکم ہے اگر میں کمزور پڑ جاؤں (یعنی میرے پاس کوئی خدمت کا ذریعہ نہ رہے) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو' یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کا ادا کرتے ہو۔

جو دنیا میں صاحب خیر ہے وہ آخرت میں بھی صاحب خیر ہے:

حضرت قبیصہ بن برمہ الاسری سے راوی نے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جایا کرتا تھا اور آپ کو یہ کہتے

ہوئے میں نے سنا ہے کہ اس دنیا میں صاحب خیر آخرت میں بھی صاحب خیر شمار ہوں گے اور دنیا میں بدی کرنے والے آخرت میں بھی بدی کرنے والوں کے ساتھ ہوں گے۔

معروف کے معنی ہیں وہ بات جس کو فطرت انسانی پہچانتی ہے اور وہی بات ایک صالح انسان کا طریقہ عمل ہوتی ہے' اور منکر اس کو کہتے ہیں جو نہ پہچانا جائے اور اس سے مقصود وہ کام ہے جس کو فطرت نہیں پہچانتی ہے اور انسان کی صحیح حس اس کا انکار کرتی ہے۔

حضرت حبان بن عاصم جن کے نانا حرملہ تھے' کہتے ہیں کہ مجھ سے صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ' ان دونوں کے دادا حرملہ تھے' وہ حرملہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ گھر سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ آپ کے پاس مقیم رہے' یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہچاننے لگے' جب ان کا انتقال ہوگیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور جاؤں گا تاکہ میرے علم میں اضافہ ہو' تو میں چل کر آیا' یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہوگیا' اور میں نے کہا آپؐ مجھے کس کام کا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے حرملہ! معروف پر عمل کرو اور منکر سے پرہیز کرو' پھر میں اپنی سواری کے پاس آیا' پھر آگے بڑھا اور ان سے قریب جگہ پر کھڑا ہوگیا اور کہا: یارسول اللہؐ آپ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے حرملہ! معروف کی پابندی کرو اور منکر سے مکمل پرہیز کرو' اور جب تم لوگوں کے پاس سے اٹھنے لگو تو اس بات پر غور کرو کہ تم اپنے بارے میں لوگوں کی کیا بات سننا پسند کرتے ہو' تو اس کے مطابق کام کرو اور یہ کہ کون سی بات اپنے بارے میں ناپسند کرتے ہو تاکہ اس سے پرہیز کرو' وہ کہتے ہیں کہ جب میں حضورؐ کے پاس سے واپس آیا تو سوچا کہ ان دونوں جملوں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' میں نے اپنے والد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ جو دنیا میں اہل معروف ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہوں گے' میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے سنی جو حضرت سلمان سے روایت کرتے ہیں اور میں اس وقت جان گیا کہ اس کا کیا مفہوم ہے' میں نے اس کو کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔

اچھے کام کا راستہ بتانا:

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری سواری ضائع ہوگئی ہے' مجھے سواری عنایت فرمادیجئے۔ فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے' لیکن آپ فلاں صاحب کے پاس جایئے' ممکن ہے وہ آپ کے لئے سواری کا بندوبست کردیں' وہ صاحب اس شخص کے پاس گئے تو اس نے سواری دے دی' وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے بھلائی کا راستہ بتادیا تو اس کو بھی وہی اجر ملے گا جو اس کام کے انجام دینے والے کو ملے گا۔

☆☆......☆☆

بقیہ نبوی پیشین گوئیاں

پہنچے گی اور اس آگ میں اونٹ کی گردن نظر آئے گی' چنانچہ چھ سو باون ہجری میں یہ آگ مدینہ منورہ کے قریب نظر آئی اور اس آگ میں پہاڑ جل کر نالوں میں پانی کی طرح بہہ گئے۔

۳۸:......اور جیسے یہ فرمانا کہ اس امت میں آخر میں آنے والے اولین امت کو گالیاں دیں گے جیسا کہ روافض نے صحابہ کرامؓ کو اور غیر مقلدین نے ائمہ کرام کو اور بدعتیوں نے اہل حق کو گالی دی اور آج تک دیتے جارہے ہیں۔

۳۹:......اور جیسے تمام قوموں کا اہل اسلام کو نوالہ بنانے پر متفق ہوجانا جو آج کے دور میں بالکل عیاں ہے' یہود و نصاریٰ' ہنود و مجوس سب اسلام دشمنی اور اسلام کے خلاف سازش کرنے پر متفق ہوچکے ہیں۔

۴۰:...... گانے بجانے کا عام ہونا اور رقاصاؤں اور گانے والی عورت کا بہت زیادہ ہوجانا کہ آج فضاؤں سے گانے کی آواز کے علاوہ دوسری آوازیں نہیں سنائی دیتیں اور گھر گھر میں گانے بجانے کے سامان عام ہوچکے ہیں۔

یہ سب صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم پہلے خبر دے چکے ہیں اور ہوبہو یہ چیزیں وجود میں آگئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

قاضی عیاضؒ نے ''شفاء'' میں اس پر ایک مستقل باب باندھا ہے اور ڈیڑھ سو سے زائد مغیبات کی خبروں کو بیان کیا ہے' اس میں سے ہم نے انتخاب کرکے مختصراً یہ چالیس اخبار صادقہ نقل کردی ہیں' جو مزید دیکھنا چاہے وہ ''شفاء'' صفحہ ۳۳۶ تا ۳۴۲ تک مطالعہ کرے۔

☆☆

ختم نبوۃ

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

مولانا عبدالحکیم نعمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۹'۱۰/ستمبر کو سالانہ دوروزہ آل پاکستان ''ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر (ربوہ) کے انعقاد کا اعلان ہوچکا ہے۔ یہ اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم (کندیاں شریف)' شیخ طریقت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد اور دیگر مرکزی عہدیداروں نے اخبارات کو جاری ایک پریس ریلیز میں کیا۔ یہ کانفرنس اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں' برطانیہ اور امریکا کی پروردہ این جی اوز اور قادیانی جماعت اس کے انعقاد' بیانات اور شامل ہونے والے علمائے کرام پر خاص نظر رکھے ہوئے ہیں اور اس کانفرنس کو ملکی و غیر ملکی میڈیا بھی اپنی بساط کے مطابق کوریج دے رہا ہوتا ہے' ادھر اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے مشائخ عظام' علمائے کرام' صوفیائے کرام' سجادہ نشین اور دینی مدارس کے ننھے منے گلشن نبوی کے پھول یعنی طلباء کرام بڑی عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ الحاصل کفر کو بڑی کلفت ہوتی ہے' بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کرنے کے لئے وہ اپنا تمام تر اثر و رسوخ استعمال کرتا ہے اور

مسلمان نہتے' محدود وسائل کے باوجود بھی کفر گڑھ یعنی چناب نگر میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس کا پھریرا لہرا کر ان کی پاسبانی کا حق ادا کررہے ہوتے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) کو مرزائی گروہ قادیان (بھارت) کے بعد اپنا دوسرا بڑا مرکز گردانتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس علامہ سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ اور بعد ازاں ربوہ کے نام کی تبدیلی کے بعد حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کا یہ مرکز لاوارث ہوکر کھنڈرات میں تبدیل ہوچکا ہے۔ تقسیم کے بعد قادیانیوں کا یہ ہیڈ کوارٹر فضائیہ کی مرکزی پرواز گاہ اور پاکستان کی اہم صنعت گاہ فیصل آباد کے درمیان دریائے چناب کے کنارے اسرائیل کی طرح ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت قائم کیا گیا' ایک آزاد مملکت میں خالصتاً اسرائیلی طرز پر نظام رائج کیا گیا' مسلمانوں کے علاوہ ملکی مروجہ قوانین کا داخلہ بھی یہاں ممنوع تھا' ریاست در ریاست کا نظام کسی بھی حکومت کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے' لیکن وفاقی حکومت کی ہدایت کی وجہ سے کوئی صوبائی حکومت اس کا تدارک نہ کرسکی۔ ادھر مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و امیر اول سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے تربیت یافتہ احباب مولانا محمد علی جالندھری' مولانا لال حسین اختر' فاتح قادیان مولانا محمد حیات' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' ماسٹر تاج الدین انصاری اور دیگر رفقاء نے قادیانی فتنہ کے عقائد و عزائم' عالم اسلام اور خداداد مملکت پاکستان کے خلاف اس کی ریشہ دوانیوں کو طشت ازبام کرنے اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے مشترکہ اور عملی جدوجہد کے مشن کو برابر جاری رکھا۔ بھٹو مرحوم کے دور حکومت میں ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے فلور پر ان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' یوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام الناس کی محنت اور کوششیں کارگر ثابت ہوئیں اور اس طرح پہلی مرتبہ قادیانیت کی مضبوط اور سامراجی و دجالی بنیادیں زمین بوس ہوکر رہ گئیں۔ ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے اعلان و نفاذ سے قادیانی مراکز لرزہ براندام ہوکر رہ گئے اور ربوہ کے نام کی تبدیلی نے قادیانیوں کے ارتدادی دلوں پر ہل چلا کر نقش کہن مٹا دیئے۔ ۱۹۸۲ء میں خانہ ساز نبوت کے کفرزار میں پہلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا' کاروان حق وادیٔ کفر میں داخل ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز اور انگریزی نبوت خزاں کے پتوں کی طرح جھڑنے لگی۔ عالمی مجلس

ختم نبوة

تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اس پہلی اور تاریخ ساز کانفرنس نے بلاشبہ ۱۹۳۴ء میں قادیان (بھارت) میں ہونے والی کانفرنس کی یاد تازہ کردی' چناب نگر میں عظمت اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ باطل اور قادیانیت سرنگوں ہوئی۔ ارتدادی ہوائیں اڑنے لگیں۔ زندیقیت منہ چھپانے لگی' قادیانیت جماعت کے سربراہ اور نام نہاد خانوادۂ نبوت کے چشم وچراغ (چگادڑ) نے یہاں ثابت قدم رہنے کی بجائے راہ فرار اختیار کرنے میں عافیت سمجھی اور اپنے آقا انگریز سامراج کی گود میں جا بیٹھا' قادیانی خوب سمجھتے ہیں کہ اس ابتلاء و آزمائش کی گھڑی میں وہ انہیں بے یارو مددگار چھوڑ گیا۔ اس طرح ان کی جھوٹی قادیانی قادیانیت وسیاحت کا بھرم بھی کھل کر سامنے آ گیا' چناب نگر ہمارے اکابرین کے اخلاص' شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں اور مسلمانوں کی اخلاص بھری جدوجہد سے قادیانی پنجوں سے آزاد ہوگیا' چشم فلک کے علاوہ دریائے چناب کی موجوں اور چناب نگر کے پہاڑوں کی چوٹیوں نے اہل عشق اور اکابرین ختم نبوت کی دلکش فتح کا نظارہ دیکھا' اب ہر سال مسلمان اس فقید المثال کامیابی وکامرانی پر سجدہ شکر بجالانے کے ساتھ خانہ ساز نبوت کے مکمل خاتمہ کے لئے تجدید عہد بھی کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اس کانفرنس میں اندرون وبیرون ممالک کے مشائخ' علمائے کرام اور صحافی حضرات شرکت کررہے ہیں۔

چناب نگر مسلم کالونی کی یہ کانفرنس ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کانفرنس جہاں عقیدۂ ختم نبوت کو جلا بخشتی ہے' وہاں مختلف مکاتب فکر کے رہنما' زعماء اور خطباء مسلمانوں کو اسلام کی محبت' اخوت' رواداری اور یگانگت کا درس دے کر انہیں قادیانی گروہ سمیت اسلام دشمن طاقتوں اور یہود و ہنود کی مکروہ سازشوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ عقیدۂ توحید' عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت' جہاد کی اہمیت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت کے محاسبہ کے حوالہ سے دینی' علمی اور سیاسی طور پر مفید اور متاثر کن بیانات سے سامعین کی عملی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے یہ کانفرنس مسلمانوں کے سینوں میں عشق رسالت کے چراغ روشن کرتی ہے اور وہ ناموس رسالت کے لئے تازہ ولولہ لے کر اپنے اپنے شہروں کو لوٹتے ہیں۔

چناب نگر کانفرنس کے انعقاد کا دوسرا بڑا مقصد قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد سمیت تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہے تاکہ وہ مرزا قادیانی کی خودساختہ نبوت' ان کے مضحکہ خیز دعاوی' مذہبی عقائد اور جماعتی وتنظیمی جبر پر غیر جانبدارانہ اور حقیقت پسندانہ غوروفکر کرکے اپنی عاقبت و آخرت سنواریں' بہت کم لوگوں کو اس حقیقت حال کا علم ہوگا کہ چناب نگر میں بسنے والے قادیانی کس قدر مظلوم ہیں' قادیانی جماعت اور اس کے رہنماؤں کے وضع کردہ ضوابط' ان کے مظالم اور ذریعہ معاش کے باعث وہ جماعتی جبرواکراہ کے مخصوص نظام کے تحت قادیانیت کے چنگل میں اس طرح بری طرح جکڑ دیئے گئے ہیں کہ وہ ضمیر کے مطابق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد وخود مختار نہیں' جس زمین پر سر چھپانے کے لئے انہوں نے آشیانے بنا رکھے ہیں وہ زمین ''انجمن احمدیہ'' کی مرہون منت ہے' اب ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کے ذہنوں میں انقلاب کی راہیں ہموار کی جائیں' انہیں اجتماعی انقلاب برپا کرنے کے لئے نرم دلی' اخلاص اور اعلیٰ بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیار کیا جائے' مسلمانوں کی مختلف دینی جماعتیں بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر حکومت سے مطالبہ کرتی چلی آرہی ہے کہ چناب نگر کے قادیانیوں کو مالکانہ حقائق دیئے جائیں تاکہ وہ بنیادی طور پر آزادی رائے کا حق حاصل کرسکیں۔

چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا ایک اور بڑا مقصد اتحاد بین المسلمین کے جذبہ کو فروغ دینا ہے' یہ انفرادیت اسی پلیٹ فارم کو حاصل ہے کہ یہاں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے مشائخ عظام اور علمائے کرام جمع ہوکر باہمی اتحاد کا عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں اور یہ کانفرنس فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے مثالی کردار ادا کرتی ہے۔ مسلکوں کی دوری کو ختم کرکے باہمی اخوت' رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔ مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس درحقیقت تجدید عہد کا درجہ رکھتی ہے۔

اسلامیان پاکستان سب کچھ گوارا کرسکتے ہیں لیکن نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل کسی جعلی' جھوٹی' بناچتی' بناوٹی اور دونمبر والی نبوت کو برداشت نہیں کرسکتے۔ قادیانی جماعت کو اسرائیل سمیت بھارت اور تمام اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس وقت اسلام دشمن طاقتیں قادیانیوں کو بطور اسلحہ کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کررہی ہیں۔ چنانچہ قادیانی' اسلام کا لیبل لگا کر بے خبر ممالک اور سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کررہے ہیں' انہیں اسلام دشمن قوتوں کا سرمایہ اور وسائل حاصل ہیں۔ دنیا بھر کو قادیانیوں کے ناپاک عزائم وعقائد' ریشہ دوانیوں' دجل وتلبیس' آئینی ودستوری اور متعینہ قانونی حیثیت سے آگاہ

ختم نبوت

کرنا ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر فتنہ قادیانیت کے مضرات سے آگاہی کرکے لوگوں کو صحیح صورتحال کا علم ہوجائے۔ قادیانی جماعت کو چونکہ امریکا' برطانیہ اور یورپی حکومتوں کی تائید وحمایت حاصل ہے' انہیں مقاصد کے پیش نظر محدود وسائل کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال یکم اگست کو جامع مسجد برمنگھم میں منعقدہ کانفرنس سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' قائد جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن' مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد الحسینی' قاضی احسان احمد کے علاوہ دیگر علماء نے خطاب کرکے یورپی ممالک کو قادیانیت کے خطرناک عزائم سے آگاہ کیا۔ اہل درد اور عاشقان مصطفیؐ کا مشن جاری و ساری ہے۔ راقم الحروف نے جب ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے سلسلہ میں مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ سے رابطہ کیا تو انہوں نے ٹیلی فونک رابطہ پر بتایا کہ ۹'۱۰/ستمبر کو منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں سعودی عرب' کویت' مصر' اردن' برطانیہ' کینیڈا' بھارت اور بنگلہ دیش سے علمائے کرام کے وفود کی آمد متوقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کانفرنس میں پورے ملک سے احباب بسوں' کوچوں' کاروں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ صوبہ سندھ سے ایک بڑا قافلہ علامہ احمد میاں حمادی' مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی قیادت میں کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ صوبہ سرحد سے آمدہ اطلاعات کے مطابق پشاور سے مولانا نورالحق نور' مفتی شہاب الدین پوپلزئی' مانسہرہ سے مفتی وقار الحق عثمانی' عبدالرؤف روفی' ایبٹ آباد سے سید مجاہد علی شاہ' محمد ساجد اعوان' کوہاٹ سے حاجی محمد علی اور بنوں سے قاری حضرت گل کی قیادت میں قافلے پہنچیں گے۔ کوئٹہ بلوچستان سے مولانا عبدالعزیز جتوئی' الحاج فیاض حسن سجاد' ژوب سے حاجی محمد عمر اور حاجی غلام حیدر' قلات' مستونگ اور لورا لائی سے بھی قافلوں کی آمد کنفرم ہوچکی ہے۔ آزاد کشمیر' میرپور سے مفتی محمد رویس خان' کوٹلی سے مفتی خالد میر' پلندری سے مولانا محمد یوسف خان' مظفر آباد اور اسلام آباد سے مولانا مفتی محمود الحسن کی قیادت میں قافلے شرکت کریں گے۔ کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا فقیر اللہ اختر'

باقی صفحہ 17 پر

HB®
TRUSTABLE MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

حیات امیر شریعتؒ ایک نظر میں

امیر شریعت حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جن کا نام ان کے ننھیال والوں نے شرف الدین احمد رکھا' ۲۲ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سیّد ضیاء الدین تھا جو بھارتی صوبے بہار کے شہر پٹنہ میں پشمینہ کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب پیران پیر غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ آپ نے بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ ابتدائی تعلیم کے لئے گھریلو ماحول بہت سازگار ثابت ہوا۔ قرأت کا فن آپ نے قاری محمد عمر عاصم سے سیکھا۔ آپ کو فن تجوید وقرأت پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ آپ کی تلاوت سنتے وقت سامعین پر رقت طاری ہوجاتی تھی۔ آپ بہترین قرأت سے قرآن پاک پڑھتے تھے جسے سن کر کئی غیر مسلم مسلمان ہوگئے۔ دینی علوم امرتسر میں مفتی علامہ مصطفیٰ قاسمی سے حاصل کر کے صرف ونحو اور فقہ کی تعلیم مکمل کی۔ شعروادب کا ذوق آپ نے شاد عظیم آبادی سے حاصل کیا۔ خطابت کے فن میں آپ نے اس قدر ترقی کی کہ کئی کئی گھنٹے لگاتار سامعین ان کی تقریریں سنتے ہوئے نہ تھکتے تھے اور مجمع پر سکوت طاری ہوجاتا تھا۔ روحانی تربیت آپ نے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے حاصل کی۔ گجرات کے قریب موضع ناگڑیاں میں اپنے ہی خاندان میں شادی کی۔

آپ نے سماجی برائیوں کو معاشرے سے دور کرنے کے لئے گھر گھر جا کر تبلیغ کی اور لوگوں کو توہمات پرستی اور ہندوانہ رسموں سے چھٹکارا دلایا۔

رولٹ ایکٹ کے خلاف جب پورے ہندوستان میں تحریک چلنی شروع ہوئی تو اس سلسلہ میں نکالے گئے جلوس پر انگریزوں نے گولی چلادی جس میں چھ ہندوستانی ہلاک ہوگئے۔ آپ نے ان میں سے مسلمان شہداء کو خود غسل دے کر ان کے کفن دفن کا انتظام کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے اس فعل سے مسلمان ان کے

بابوشفقت قریشی سہام

گرویدہ ہوگئے۔ سیف الدین کچلو کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر جلیانوالہ باغ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جنرل ڈائر نے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانے کا حکم دیا جس کی وجہ سے تقریباً پانچ سو افراد ہلاک اور ڈیڑھ ہزار کے قریب زخمی ہوئے۔ اس خونی واقعہ سے بخاری صاحب نے بے حد اثر قبول کیا اور اس کے بعد باقاعدگی سے سیاسی جلسوں میں شرکت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ تحریک خلافت میں آپ کی شرکت اور آپ کی پہلی سیاسی تقریر کو مولانا محمد علی جوہر نے بے حد سراہا۔ ملک بھر میں خلافت کمیٹیاں قائم کیں اور ترکی کے خلیفہ کے ساتھ ہندوستانیوں کی ہمدردیوں میں بے حد اضافہ ہوا۔ عورتوں نے زیور بیچ کر خلافت کمیٹیوں کے لئے چندے جمع کرائے۔ حکومت برطانیہ کو آپ کی یہ مقبولیت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ گجرات کے ڈپٹی کمشنر نے کھلے الفاظ میں حکومت پر واضح کر دیا تھا کہ ان کی گرفتاری سے ملک میں ہنگامے شروع ہوجائیں گے کیونکہ انہوں نے لوگوں کے دلوں پر جادو کر رکھا ہے۔

بخاری صاحب کی پہلی گرفتاری تیس برس کی عمر میں ہوئی اور آپ کو تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔ آپ سے متاثر اسکول کا نام آزاد ہائی اسکول سے تبدیل کر کے اسلامیہ ہائی اسکول رکھ دیا گیا۔ آپ نے دعا کی تھی کہ ''اے اللہ! میری آنکھوں کے سامنے انگریز ہندوستان خالی کردیں''۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی حیات میں ہی انگریزوں نے ہندوستان کو آزاد کردیا۔ امیر شریعت ایک درویش صفت انسان تھے' ان کے جوش اور ولولے نے انگریز حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔

مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے شدھی تحریک شروع کی گئی' کسی کو ہندو بنانے کے لئے اسے گائے کا پیشاب' گوبر' دودھ' دہی اور مکھی میں ملا کر کھلایا جاتا تھا۔ اس تحریک کا آغاز آریہ سماج نے کیا تھا۔ شدھی کی طرح سنگٹھن بھی ہندو مہاسبھا کا منصوبہ تھا جس کا اصل قائد مونجے تھا۔

ہندوؤں کو یہ احساس دلا کر بھڑکایا جاتا تھا کہ مسلمان، ہندوؤں کے لئے شدید خطرہ ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کو منظم کرنے کے لئے مختلف ادارے کھول کر ان کو عسکری تربیت دینا شروع کر دی گئی۔ اس تنظیم نے آگے چل کر تقسیم کے وقت مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔ بخاری صاحب نے ان تحریکوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ آپ بھی ان علمائے کرام میں شامل تھے، جنہوں نے ہندوؤں کی کتابوں کو پڑھ کر ان کو جھٹلایا اور انہیں لاجواب کر دیا۔

راج پال نے ایک کتاب ''رنگیلا رسول'' شائع کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کی جس کے خلاف ہندوستان کے طول و عرض میں احتجاج شروع ہوگیا۔ مقدمے میں اس کو سزا ہوگئی جسے سیشن کورٹ نے بحال رکھا۔ مگر ہائی کورٹ کے سکھ جسٹس نے اسے بری کر دیا۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں اس سلسلہ میں منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں سامعین کو مخاطب کرکے بخاری صاحبؒ نے اپنے خاص انداز میں کہا:

وہ دیکھو! حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ فرمارہی ہیں کہ مسلمانو! تمہارے سامنے آقائے دوجہاں کی توہین کی جارہی ہے اور تم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہو۔ یہ سنتے ہی مجمع میں سے اٹھ کر غازی علم دین نے راجپال کا کام تمام کر دیا اور اس تقریر کے جرم میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اس موقع پر چلنے والی دوسری تحریکوں میں حصہ لے کر آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا۔

آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو جھٹلایا اور مرزائیت کے خلاف سینہ سپر ہو کر ختم نبوت کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں ان کی جدوجہد کا بہت حصہ ہے۔ آپ ایک ایسے سپاہی اور مجاہد تھے جو ہر وقت سر پر کفن باندھے رہتا ہو۔

جنوری ۱۹۶۱ء میں بخاری صاحبؒ پر فالج کا حملہ ہوا۔ علاج معالجے سے چند ماہ تک قدرے افاقہ رہا۔ مگر دوسری دفعہ فالج کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا، اور آپ ۲۱/اگست ۱۹۶۱ء کو اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ مولانا عطاء المنعم نے پڑھائی۔ جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آپ کو ملتان میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ نے اپنی پوری زندگی دینی اور سماجی خدمات کے لئے قربانیاں دیتے ہوئے گزری۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو نہ صرف دینی بلکہ سیاسی طور پر بھی بیدار کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ آپ ایک ہی وقت میں مجاہد، غازی، دینی اور سیاسی رہنما تھے۔ اس عقیدے پر سختی سے کاربند تھے کہ زندگی اور موت دونوں اللہ کے لئے ہیں۔ امت مسلمہ کی ترقی کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہے اور مشکل سے مشکل وقت میں بھی اپنے مقصد کو نہ بھلایا اور وہ اس میں بے حد مخلص تھے، بے باکی ان کی شعار تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے، اقتدار کی ہوس ہرگز نہ تھی، منفرد ذوق عمل اور زور بیان رکھتے تھے۔ لب پہ توحید باری تعالیٰ اور دل عشق مصطفیٰؐ سے لبریز تھا۔ عظمت و تقدیس رسالتؐ کے خطیب تھے، ان کے قدموں میں کبھی کسی موقع پر لغزش نہ آئی۔ دین حق کی سربلندی اور عظمت کے لئے زندگی وقف کر رکھی تھی۔

☆☆..........☆☆

دو عیسائی خاندانوں کا قبول اسلام

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب کے ہاتھ پر ۱۹ افراد پر مشتمل تلونڈی کھجوروالی کے دو عیسائی خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا اور عیسائیت سے تائب ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ عیسائی مذہب اپنی اصل سے ہٹ چکا ہے، تحریف در تحریف نے اس مذہب کی شکل بگاڑ دی ہے۔ اسلام قبول کرنے والوں کے نام محمد عباس، عائشہ صدیقہ، محمد بلال، زینب بی بی، ابوبکر، طیبہ عباس، محمد عثمان، مریم صدیقہ، اور عبداللہ رکھے گئے۔ اس موقع پر مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، محمد مزمل، مولانا محمد الیاس قادری، زاہد اقبال، محمد امان اللہ قادری موجود تھے۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی نمبر 2 فون:745080

نفس کا علاج

ڈاکٹر عبدالرحیم

انسان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ جسم اور روح دونوں سے مرکب ہے۔ روح کا علاج بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ جسم کا علاج ضروری ہے۔ جیسے انسان کا بدن غذا اور تربیت سے تکمیل پاتا ہے اسی طرح روح تزکیہ اور تہذیب اخلاق سے بتدریج درجہ کمال کو پہنچتی ہے۔ جیسے جسمانی امراض کا علاج متضاد چیزوں سے کیا جاتا ہے (اگر گرمی ہو تو سردی سے اور سردی ہو تو گرمی سے) اسی طرح روحانی (نفس کی) بیماریوں کا علاج بھی متضاد چیزوں سے کیا جاتا ہے' جیسا کہ جہالت کا علاج علم سے' بخل کا سخاوت سے' تکبر وغرور کا تواضع وانکساری سے' حرص وطمع کا قناعت واستغناء سے' بیگانگی وعداوت کا انس ومحبت سے' درشت خوئی کا نرم مزاجی سے' بدزبانی کا خوش کلامی سے' کذب وخیانت کا صدق وامانت سے اور نام ونمود کا اخلاص ونصیحت سے کیا جائے گا۔

جس طرح جسمانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے بعض اوقات کڑوی دوائیں استعمال کرنی پڑتی ہیں اور مرغوب چیزوں سے پرہیز کرنا پڑتا ہے' اسی طرح نفس کی بیماریوں کے علاج میں مجاہدہ اور ریاضت کی کڑواہٹ برداشت کرنی پڑتی ہے' اس سلسلے میں روحانی معالج یعنی کامل مرشد کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

نفس کے عیوب تلاش کرنے کے ذرائع:

علامہ ابن جوزیؒ نے نفس کے عیوب (بیماریاں) معلوم کرنے کے لئے چار ذرائع بیان کئے ہیں۔ انسان کی روحانی اور نفسانی بیماریوں کا ایک سبب تو اللہ تعالیٰ کا خوف وامید اور اس کے ساتھ تعلق ومحبت کا نہ ہونا ہے اور انسان کی اصلاح تعلق مع اللہ اور خوف الٰہی سے ہی ہوتی ہے اور یہ دونوں چیزیں عبادات واذکار کی کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

توبہ واستغفار سے نفس کا علاج:

۱:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہر روز اللہ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

۲:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کثرت سے استغفار کرنا چاہئے' ہر نماز کے بعد بیس مرتبہ توبہ واستغفار کرے تاکہ ایک دن میں پانچ اوقات میں سو مرتبہ استغفار ہوجائے۔

قناعت پسندی کے ذریعہ علاج:

قناعت پسندی اور استغفار وبے نیازی ایسی چیزیں ہیں جو اخلاق حسنہ کی بنیاد ہیں' ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت بلیغ حکیمانہ انداز میں ارشاد فرمایا:

''مال داری دولت کی کثرت کا نام نہیں ہے بلکہ دل کی بے نیازی کا نام ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ مال ودولت آمدنی کی زیادتی کا نام نہیں' بلکہ ضروریات کی کمی کا نام ہے' لیکن یہ غیر فانی دولت حرص وطمع سے نہیں بلکہ صبر وقناعت کی دائمی دولت سے حاصل ہوتی ہے۔

نفس پر کنٹرول اور ضبط کے ذریعہ علاج:

انسان کی زندگی میں سب سے نازک موقع وہ آتا ہے جب وہ کسی بڑی کامیابی یا ناکامی سے دوچار ہوتا ہے' اس وقت نفس پر قابو رکھنا اور ضبط سے کام لینا مشکل ہوتا ہے مگر یہی نفس پر کنٹرول کرنے کا اصل موقع ہوتا ہے اور اسی سے انسان میں سنجیدگی' متانت' وقار اور کردار واخلاق کی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

دنیا میں خوشی غمی' غم ومسرت اور رنج وراحت دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان دونوں پر انسان کو ضبط نفس اور اپنے اوپر قابو پانے کی ضرورت ہے' نفس پر اتنا کنٹرول ہو کہ مسرت اور خوشی کے نشہ میں اس کے اندر فخر وغرور پیدا نہ ہو اور غم وتکلیف میں انسان کو بددل اور بے صبر نہیں ہونا چاہئے۔ نفس کی ان بیماریوں کا علاج صبر وثبات اور ضبط نفس ہے' انسانی فطرت کے رازدار نے فرمایا:

''اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے کسی مہربانی کا مزہ چکھائیں' پھر اس سے اس کو چھین لیں تو وہ ناامید اور ناشکرا ہوجاتا ہے' اور اگر کسی مصیبت کے بعد اس کو نعمت کا مزہ چکھائیں تو کہتا ہے کہ برائیاں مجھ سے دور ہوگئیں۔ بے شک وہ شاداں و نازاں ہے' لیکن وہ جنہوں نے صبر کیا (نفس پر قابو پایا) اور اچھے کام کئے' یہی لوگ ہیں

جن کے لئے معافی اور بڑا انعام ہے۔"
(سورۂ ھود)

خوشی اور غم میں توازن واعتدال کے ذریعہ نفس کا علاج:

اسلامی تعلیمات کے مطابق غمی' خوشی اور راحت و تکلیف میں توازن برقرار رکھنا بہت ہی ضروری ہے' فرمایا:

"تا کہ تم اس پر غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ نہ آیا اور اس پر اترایا نہ کرو جو اس نے تم کو دیا اور اللہ تعالیٰ اترانے والے اور بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

غمی خوشی کا تعلق بھی انسانی نفس سے ہے جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق عمل کرتا رہے گا' یقیناً اس وقت تک اس کو قلبی اور روحانی سکون واطمینان ملتا رہے گا۔

دنیا میں جو کچھ مصیبت یا راحت' غمی یا خوشی انسان کو پیش آتی ہے' وہ سب اللہ نے لوح محفوظ میں انسان کی تخلیق سے پہلے ہی لکھ دیا ہے' اس کی اطلاع اس لئے دی گئی ہے کہ انسان دنیا کے اچھے برے حالات پر زیادہ توجہ نہ دے' نہ یہاں کی تکلیف و مصیبت یا نقصان وفقدان کچھ زیادہ حسرت کی چیز ہے اور نہ یہاں کی عیش وعشرت' راحت ومسرت اور مال و دولت اتنی زیادہ خوشی کی چیز ہے جس میں مشغول ہوکر انسان یادالٰہی اور فکر آخرت سے بالکل غافل ہوجائے۔

یادرکھئے! جو بھلائی تمہارے لئے مقدر ہے وہ ضرور مل کر رہے گی اور جو مقدر نہیں وہ کبھی ہاتھ نہیں آسکتی' جو کچھ اللہ کے علم میں ہے ویسا ہی ہوکر رہے گا۔ لہٰذا جو فائدہ کی چیز ہاتھ نہ لگے اس پر غمگین ومضطرب ہوکر پریشان نہ ہو اور جو قسمت سے ہاتھ لگ جائے اس پر اکڑو اور اتراؤ نہیں بلکہ مصیبت و ناکامی کے وقت صبر وتسلیم اور راحت وکامیابی کے وقت شکر وتحمید سے کام لو' اگر انسان دنیاوی تکالیف ومصائب میں گھر جائے تو اسے حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے' حضرت عکرمہؓ نے فرمایا کہ "ہر آدمی خوش بھی ہوتا ہے اور غمگین بھی' خوشی کو شکر میں بدل دو اور غمی کو صبر میں۔"

زکوٰۃ کے ذریعہ نفس کا علاج:

انسان کی روحانی اور نفسانی بیماریوں کا سبب مال و دولت اور دنیا کے اسباب وذرائع سے قلبی لگاؤ ہے' زکوٰۃ اسی بیماری کا علاج ہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب بعض صحابہ کرامؓ سے باغ کی محبت کی وجہ سے جو ان کی دولت تھی' غزوہ میں عدم شرکت کا جرم صادر ہوا اور پھر ان کی صداقت وسچائی کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کردیا تو فرمایا:

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کر ان کو پاک وصاف بناؤ۔" (التوبہ:۱۰۳)

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اپنے محبوب وپسندیدہ مال میں سے اللہ کی راہ میں کچھ نہ کچھ دیتے رہنے سے انسانی نفس کے آئینہ سے سب سے بڑا زنگ یعنی مال و دولت کی محبت دل سے دور ہوجاتی ہے۔ اس سے بخل کی بیماری کا علاج ہوجاتا ہے' مال کی حرص بھی کم ہوجاتی ہے' دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے' انسان خودغرضی کی بجائے اجتماعی مقاصد کے لئے ایثار کرنا سیکھتا ہے اور یہی وہ دیواریں ہیں' جن پر تہذیب نفس' حسن خلق اور اجتماعی معاشرتی زندگی کا نظام قائم ہے۔

عتاب وحساب کے ذریعہ نفس کا علاج:

اس سلسلے میں امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ جب تم نفس کے حساب سے غافل ہوجاؤ گے اور بے فکر ہوکر اس کو چھوڑ دو گے تو دلیر ہوجاؤ گے' پھر اس کو روکنا دشوار ہوجائے گا' لہٰذا نفس کے خلاف مجاہدہ کرنا چاہئے اور اس کی سرکوبی کرنی چاہئے۔

دراصل نفس کی تخلیق کچھ اس طرح ہے کہ یہ نیکی سے تو بھاگتا ہے اور بدی سے الجھتا ہے' اس کی طبیعت میں کاہلی اور شہوت پرستی ہے' لہٰذا اس کو اس صنعت سے پھیرنا چاہئے اور بے راہ روی سے راہ پر لگانا چاہئے' نفس کی اصلاح کبھی تو سختی سے ہوتی ہے اور کبھی نرمی سے' کبھی کردار سے اور کبھی گفتار سے' کیونکہ اس کی طبیعت میں یہ بات موجود ہے کہ جس میں اپنی بہتری دیکھتا ہے اس کا ارادہ کرتا ہے' اگرچہ اس میں رنج وتکلیف ہی کیوں نہ ہو' مگر یہ اس رنج و تکلیف پر صبر کرتا ہے' اکثر جہالت وغفلت اس کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے' جب انسان خواب غفلت سے اس کو بیدار کرتا ہے اور روشن آئینہ اس کے سامنے رکھتا ہے تو وہ قبول کرلیتا ہے۔ فرمایا:

"وذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین." (سورۂ ذاریات:۵۵)

نفس کا علاج کئے بغیر کامل ایمان میسر نہیں:

نفس کے علاج کو تزکیۂ نفس اور تصفیۂ دل سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے' اس کے بغیر کامل اور حقیقی ایمان میسر نہیں ہوتا' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (علم) قرآن وحدیث کے تابع نہ بن جائے۔"

تزکیۂ نفس اور تصفیہ دل کے بارے میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ شریعت کے اعمال اور حقیقت کے احوال سے مقصود

نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے' جب تک نفس پاک اور دل تندرست نہ ہو جائے' حقیقی ایمان نصیب نہیں ہوتا۔

روحانی غذا کے بغیر انسان کی نشوونما اور اس کی تربیت بالکل نامکمل ہے' روحانی غذا کے بغیر جو نسلیں پروان چڑھ رہی ہیں' ان میں انسانی کردار و اخلاق کے حقیقی عناصر ناپید ہیں۔ اگر انسان کے جسم اور روح دونوں کی غذا پر توجہ نہ دی گئی تو اس کی شخصیت کمزور رہے گی۔

☆☆............☆☆

اللہ کے لئے محبت کرنا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے قرب خداوندی پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے رشتہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' حالانکہ نہ ان کے درمیان رشتہ داری ہے اور نہ مالی لین دین کا کوئی تعلق ہے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے' جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جس وقت لوگ غمگین ہوں گے' انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد افضل رحلت فرما گئے

مانسہرہ (پ ر) مولانا قاری محمد افضل کی زندگی ایک مجاہد کی زندگی تھی' اہل حق کی آواز ہمیشہ قاری محمد افضل نے بلند کی' اہل مانسہرہ پر مولانا قاری محمد افضل کے بڑے احسانات ہیں' ان کی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گیں۔ قاری محمد افضل ایک عظیم خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان خیالات کا اظہار مکتبۂ انوار مدینہ مانسہرہ کے سرپرست خطیب اعلیٰ مولانا محمد اسرائیل گڑنگی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر جامع مسجد امیر معاویہؓ کے خطیب اور جمعیت علمائے اسلام ضلع مانسہرہ کے مرکزی رہنما مولانا قاری محمد افضل کی وفات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قاری محمد افضل علمائے حق کے وقار کی نشانی تھے۔ ان کی وفات سے بہت بڑا خلاء پیدا ہوا ہے جو قریب دور میں شاید پُر نہ ہو۔ امید ہے کہ قاری محمد افضل کے صاحبزادے والد کے عظیم مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ انشاء اللہ

(بقیہ) ختم نبوت کانفرنس

مولانا عبدالنعیم رحمانی' حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا محمد اسحاق ساقی سمیت سینکڑوں مبلغین نے ملک بھر میں طوفانی و ہنگامی دورے شروع کر دیئے ہیں۔

راقم الحروف ملتمس ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین' مبلغین' فدائین اور قلبی وابستگی رکھنے والے رفقاء کو چاہئے کہ وہ ۹'۱۰/ستمبر کو منعقد ہونے والی تیئیسویں سالانہ دوروزہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور اپنے اپنے علاقوں میں اشتہارات و اطلاعات اور اعلانات کے ذریعے عوام الناس کو شرکت کے لئے تیار کریں۔ مذکورہ کانفرنس میں متحدہ مجلس عمل کے مرکزی قائدین' تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام' دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین' ملک بھر سے مذہبی و سیاسی نمائندے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین خطاب و شرکت کریں گے۔

☆☆............☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 745573

ختم نبوۃ

تحریک حریت کا سرخیل

حافظ محمد امین

یوں تو دنیا کی تاریخ میں بہت بڑے بڑے لوگ پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے وقت' اپنے اپنے دور میں حالات کے مطابق ملکوں کی آزادی' اصلاحات' تعمیر و ترقی' علم و ہنر کی ترویج اور جہالت کے خلاف جہاد کیا اور تاریخ میں اپنے اپنے نام رقم کرائے۔ برصغیر میں بھی بہت سے لوگ ۱۸۵۷ء سے پہلے بھی ایسے پیدا ہوئے جن کے فیوض و برکات' علم و عمل' فضل و دانش اور ہنر کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے' شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان نے علمی' ادبی اور اصلاحی کوششیں کر کے ہم پر بہت بڑا احسان عظیم کیا کہ ہم آج اسی روشنی کے مینار کی قندیل کے سہارے اپنے اسلاف کی تقلید کرتے ہوئے جدوجہد میں رواں دواں ہیں' وہی فکر ولی اللہی ہے جو ہمیں بے دینی اور خلاف اسلام تحریکات کے خلاف جدوجہد کا سبق دیتی ہے اور اسی فکر کے نتیجے میں ۱۸۵۷ء میں انگریزی سامراج کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا سہرا جن بزرگوں کے سر ہے' اس قافلہ کے آخری سپہ سالار کے طور پر حضرت امیر شریعتؒ نے اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے رفیقوں کے ساتھ سفر شروع کیا' انہوں نے اوّلاً جو جماعت بنائی تاریخ برصغیر میں اسے مجلس احرار اسلام کے نام سے پہچانا جاتا ہے' اس جماعت نے برصغیر میں آزادیٔ وطن کی تحریک میں اپنا بھرپور فعال کردار ادا کیا' ظلم و جبر' پھانسی' قتل' جیل' دوسری ساری انگریزی ظلم کی آزمائشیں ان پر آزمائی گئیں۔ شاہ صاحبؒ کی ساری زندگی جیل اور ریل میں گزری' ان کے ساتھیوں کے ساتھ جو ظلم و جبر' زبان بندی' قید و بند' اور نہ جانے کون کون سے بھیانک حربے استعمال کئے گئے جو تاریخ میں رقم ہیں۔ ان لوگوں نے ملک کی آزادی کی جنگ کے ساتھ ساتھ خلاف اسلام سرگرمیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس کا قلع قمع کرنے کے لئے خیبر سے لے کر راس کماری تک ہر جگہ پہنچ کر اس کے خلاف سینہ سپر ہو گئے' اس سلسلے میں سب سے بڑا ہدف جو ان کو ملا وہ تھا فتنہ قادیانیت جس کی سرکوبی کے لئے ماشاءاللہ اس جہاد میں اس جماعت کے تبلیغی شعبہ نے وہ کام کیا جو تاریخ میں سنہری حرف سے لکھا جائے گا۔ جو ہندوستانی مسلمان' قادیانیت کو صرف مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے تھے' ان کے ذہن میں یہ بات بٹھادی گئی کہ یہ ایک فرقہ نہیں بلکہ اسلام سے الگ ایک نیا مذہب ہے' جن کا اپنا نبی ہے اور یہ اپنی الگ شریعت رکھتے ہیں' اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے پورے برصغیر میں اس فتنہ کے خلاف اس جماعت نے قریہ قریہ' بستی بستی' شہر شہر' جلسے' جلوس' تبلیغ اور خصوصی اجتماعات اور عمومی اجلاسوں میں ان کا پورا پورا پوسٹ مارٹم کیا اور مسلمانوں میں ان کے خلاف نفرت پیدا کی۔

آزادیٔ وطن' پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد جب مرزائیوں نے اپنے سربراہ مرزا محمود کے حکم کے مطابق اپنی جماعت کے حق میں مسلمانان پاکستان کو ورغلانے اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی بھرپور جدوجہد شروع کی تو اس وقت اس جماعت مجلس احرار اسلام نے محسوس کیا کہ اب تو ان کے خلاف کرنا پڑے گا' تو اس پر مجلس احرار اسلام نے فیصلہ کیا کہ تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک الگ نئی جماعت بنائی جائے جو صرف تبلیغی مشن کے ذریعہ اس ملعون فرقہ کا دینی اور سیاسی میدان میں محاسبہ کرے' اسی فیصلہ کے مطابق اوائل ۱۹۴۸ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک جماعت ترتیب دی گئی جس کا مرکزی دفتر ملتان میں بنایا گیا' سب سے پہلے بیرونی لوہاری گیٹ ایک جگہ کرایہ پر حاصل کر کے دفتر قائم کیا گیا' حضرت مجاہد ملت' قاطع مرزائیت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے زیر سرپرستی اس جماعت نے بے سروسامانی کی حالت میں کام شروع کیا مگر جس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بچانے کے لئے یہ بیڑا اٹھایا تھا' اس نے اپنے رب کریم کے فضل و کرم سے اس جماعت کو وہ قوت' ہمت اور صلاحیت عطا فرمائی جو آج تاریخ اسلام کا ایک روشن باب بن کر آپ کے سامنے ہے۔

قارئین کرام! ہر دور اور ہر حالت میں دنیا میں تحریکیں چلی ہیں اور چلتی رہیں گے مگر جو پذیرائی اس تحریک نے حاصل کی' عوام و خواص میں' حکومت کے خصوصی اہم اداروں اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی جو عظمت پیدا ہوئی' اس کی مثال میرے خیال میں دنیا کی کوئی اور تحریک پیش نہیں کر سکتی' سب سے پہلے

قادیان میں جہاں سے اس پودے نے اپنی جڑیں نکالیں اور جو اس گروہ کا گڑھ بنا' وہاں جماعت نے ایک ایسے مجاہد مبلغ کو بٹھایا جو خوف و ہراس اور ظلم و جبر کی پرواہ کئے بغیر اپنے مشن کو اس شہر میں کامیابی سے چلانے لگا' جس کا نام تاریخ میں فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ مشہور ہے۔ اس کے بعد مولانا لعل حسین اختر جنہوں نے مرزائیت سے تائب ہو کر اس جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اس گمراہ فرقے کے ناپاک منصوبوں کا مسلمانوں کے سامنے پوسٹ مارٹم کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو اس جماعت کا پہلا امیر نامزد کیا گیا' جن کی سرپرستی میں مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا عبدالرحمن میانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا تاج محمود' مولانا فضل الرحمن احرار' مرزا جانباز' سائیں محمد حیات پسروری' سید امین گیلانی اور دیگر علمائے کرام اور اہل حق نے اپنی تقریروں' تحریروں' منظوم ترانوں سے ملک و قوم میں ایک ایسا جذبہ اور تحریک پیدا کی جو ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے شہداء کی قربانیوں سے چلتے چلتے ۱۹۷۴ء میں آئین پاکستان کا حصہ بن کر ۲۱ برس کی مسافت کے بعد ان بزرگوں کو سرخرو کر گئی جو اس کے روح رواں تھے۔ شاہ صاحبؒ کے دو ہی مشن تھے: ایک یہ کہ انگریز اس ملک سے چلے جائیں' دوسرا تاج و تخت ختم نبوت کا پرچم سربلند ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مشن ان کی زندگی میں اور دوسرا وفات کے بعد پورا کر دیا۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

شاہ صاحبؒ کا ۱۹۶۱ء میں ملتان میں وصال ہوا۔ آپ کے جنازے کی مثال تاریخ برصغیر میں نمایاں طور پر تحریر ہوگی۔ انشاء اللہ۔

جب کوئی نعمت میسر ہو

جب انسان کو کوئی نعمت میسر آئے اور خوشحالی نصیب ہو تو یہ دعا کرنی چاہئے:

"رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحاً ترضہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصلحین."

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دیجئے کہ آپ نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے اس پر شکر ادا کروں' اور ایسا نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجئے۔"

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

ختم نبوۃ

رواداری کا ہیضہ

ڈاکٹر دین محمد فریدی

راقم الحروف ایک مرتبہ مدرسہ عربیہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں مفتی محمد عمران کی خدمت میں حاضر تھا کہ اتنے میں ایک شخص مفتی صاحب کے پاس آیا' اس نے کہا کہ مفتی صاحب! میں ویسے تو بالکل ان پڑھ ہوں' قرآن پاک تک نہیں پڑھا ہوا مگر مولویوں کی سختی مجھے گراں گزرتی ہے' خاص کر جب وہ قادیانیت کے متعلق سخت رویہ اختیار کرتے ہیں' لاہور میں میری رہائش ہے' میں نے اپنے مکان کا ایک حصہ کرایہ پر دیا ہوا ہے' کرایہ دار قادیانی ہیں' میں نے سوچا کہ ان کے ساتھ اخلاق برتنا چاہئے تا کہ یہ قادیانیت سے تائب ہوجائیں' میں قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہوں' قصہ مختصر ان سے میل جول بڑھا' ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوا' میں ان کے پاس ربوہ موجودہ چناب نگر میں بھی ان کا مہمان رہا' ان کی والدہ فوت ہوئی تو اس کے جنازہ میں بھی شامل ہوا' تعزیت میں بھی صرف اسی وجہ سے شریک ہوا کہ یہ میرا اخلاق دیکھ کر مسلمان ہوجائیں کیونکہ میں نے دیکھا کہ مولوی حضرات تو بالکل اخلاق استعمال نہیں کرتے' اب میں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے آیا ہوں کہ میں نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط؟ مفتی محمد عمران نے اس کی بات غور سے سنی' اس کی گفتگو ختم ہوئی تو مفتی محمد عمران نے میری طرف دیکھا' میں نے ان کا عندیہ پا کر عرض کیا کہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کتب خانہ سے منگوالیں۔ جب کتاب آئی تو مسئلہ کھول کر سامنے رکھا' جس سے علم ہوا کہ اس کی اس حرکت کی وجہ سے اس شخص کا نکاح ٹوٹ گیا' قادیانی ہونے کا علم ہوتے ہوئے جان بوجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھنا اور علماء کی توہین اور ان پر بداعتمادی اور خود کو قابل سمجھنے کی وجہ سے ایمان سے خارج ہوا۔ جب فتوٰی کی تفصیل پوری طرح سے سامنے رکھی تو مفتی محمد عمران نے اس شخص سے کہا کہ آپ نے اسلامی حدود سے تجاوز کیا ہے' لہٰذا تجدید ایمان اور تجدید نکاح ہونا لازمی ہے۔ جب یہ بات سامنے آئی تو وہ شخص خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا۔ میں سوچتا رہا کہ اس نا سمجھ مسلمان کو کس قدر رواداری کا ہیضہ ہے۔ اس کی اس حرکت سے اس کو کس قدر دینی نقصان ہوا' جس آدمی کو نہ دین کا علم ہو نہ قادیانیت کا علم ہو' خالی خولی اخلاق کا دعوٰی ہو' پھر علماء سے بدظنی بھی ہو اور خود کو عقل کل بھی سمجھتا تو وہ اسی قسم کی حرکات میں ملوث ہوتا ہے۔

میں یہ سب کچھ کبھی نہ لکھتا لیکن آج ہی ایک پرانے واقف کار سے ملاقات ہوئی' جب وہ غریب مزدور تھا' اس وقت اسے اسلام سے بھی لگاؤ تھا' علماء کا احترام بھی تھا' ختم نبوت کا کارکن بھی تھا' کام چلا' اللہ نے کام میں برکت ڈالی' دولت کی فراوانی ہوئی تو بعینہٖ یہی حالت اس کی بھی نظر آئی کہ خود کو عقل کل سمجھنا' علماء کو حقیر' بداخلاق اور تبلیغ دین سے دور خیال کرنا' یہودی میڈیا کا عاشق ہونا اور بس ایک ہی رٹ کہ رواداری آج کے دور میں بہت ضروری ہے۔ مجھے اسے دیکھ کر بہت افسوس ہوا' پھر خیال آیا کہ یہ سب دولت کی فراوانی کا شاخسانہ ہے' آمدنی کو اسلامی اصولوں کے مطابق نہ کمانا اور نہ خرچ کرنا اس کی اصل ہے۔ کافی عرصہ کی بات ہے کہ ہرنولی شہر میں میرا پڑوسی محمد جمیل نامی آدمی تھا' نماز روزہ سے دور' پرچون کی دکان تھی' ناپ تول میں کمی بیشی اس کا وطیرہ تھا۔ جب دیکھو علماء اور دینداروں پر تنقید کرتا رہتا تھا۔ آخر میں نے ایک دن ہمت کرکے اسے دلائل کے شکنجے میں اچھی طرح کس لیا' جب وہ جکڑا گیا تو مجھ سے کہنے لگا کہ آج میں سچی بات کہتا ہوں کہ میں علماء اور دینداروں کے خلاف کیوں ہر وقت بکتا ہوں' دراصل میرے اندر اتنی کمی ہے کہ اگر ان کو بک بک کرکے دوڑنے پر مجبور نہ کروں تو یہ میری حرکتوں کی نشان دہی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ اعتراف اتنا پسند آیا کہ اس کی آخری زندگی میں دینی حالت بہت اچھی ہوگئی اور خاتمہ ایمان پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کو انکساری پسند ہے' اسے تو اپنے بندوں سے پیار ہے' یہ حضرت انسان ہی ہے جو خود کو جہنم کے گڑھے میں گرانے کی کوشش کرتا ہے۔

☆☆............☆☆

شیطان کے پندرہ دشمن

مولانا شمس الحق ندوی

اس سے قطع نظر کہ یہ بیان کس حد تک صحیح ہے یہ دیکھنا اور غور کرنا کہ وہ حقیقت سے کتنا قریب ہے، فائدہ سے خالی نہیں۔

نصر بن محمد سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں وہب بن منبہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے جو سوال کریں اس کا جواب دے، چنانچہ وہ ایک شکیل و باوقار بزرگ کی شکل میں ہاتھ میں عصا لئے بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں ابلیس ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: تم کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو خداوند قدوس نے آپ کی خدمت میں حاضری کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ جو سوال کریں میں اس کا جواب دوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلا سوال یہ کیا کہ بتاؤ ہماری امت میں تمہارے دشمن کتنے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کی امت میں پندرہ قسم کے لوگ ہمارے دشمن ہیں (ان سے میں عاجز رہتا ہوں اور ان پر میرا بس نہیں چلتا) اس نے پندرہ دشمنوں کی تعداد اس طرح گنائی:

"(۱) میرے پہلے دشمن تو آپ ہیں، (۲) انصاف پسند بادشاہ (۳) وہ مالدار شخص جو اپنی دولت پر غرور و گھمنڈ نہیں کرتا، (۴) وہ تاجر جو اپنے کاروبار میں جھوٹ وفریب سے کام نہیں لیتا، (۵) وہ عالم جو خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، (۶) وہ مسلمان جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرتا ہے، (۷) وہ بندۂ مومن جو دوسروں پر مہربان ہوتا ہے دکھیاروں کے دکھ پر اس کو ترس آتا ہے، (۸) وہ گناہ گار جو توبہ کرنے کے بعد توبہ پر قائم رہتا ہے، پھر گناہ نہیں کرتا، (۹) وہ پرہیزگار شخص جو حرام سے بچتا ہے، (۱۰) وہ بندۂ مومن جو ہر وقت پاک وصاف رہتا ہے، (۱۱) ایسا بندۂ مومن جو خوب خوب صدقہ کرتا ہے، (۱۲) وہ مسلمان جس کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں، کسی کا دل نہیں دکھاتا، (۱۳) وہ مسلمان جو دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے (خواہ مال سے ہو یا علم وحکمت سے ہو یا جائز سفارش وغیرہ سے غرض یہ کہ وہ دوسروں کے کام آتا ہے)، (۱۴) حافظ قرآن جو برابر تلاوت کرتا رہتا ہے (۱۵) وہ شخص جو رات میں جب دنیا گہری نیند سوری ہوتی ہے تو وہ تہجد پڑھتا ہے اور اپنے رب سے دعا ومناجات میں مصروف رہتا ہے۔"

ابلیس نے اپنے یہ پندرہ دشمن گنائے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے جن نیک بندوں میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں، ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا، اب ہم ذرا غور سے کام لیں تو اندازہ ہوگا کہ اگر یہ صفات جو شیطان نے بیان کی ہیں، ہمارے ماحول و معاشرہ میں پیدا ہو جائیں تو فساد و بگاڑ، باہمی لڑائی جھگڑے، حسد و عداوت، غیبت و چغلخوری، جھوٹ وفریب کی ساری بیماریاں ختم ہو جائیں اور ایسا صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں آجائے جس کو دیکھ کر دوسری قومیں اور انسانوں کے ساتھ ہمدردی کا ڈھول پیٹنے والوں کے منہ میں پانی آجائے مگر:

"یک حرف کاش کیست کہ صد جانوشتہ ایم"

شیطان نے اپنے جن دشمنوں کو گنایا ہے، ان صفات وخصوصیات کا تذکرہ مختلف مناسبتوں سے کتب احادیث کے مختلف ابواب میں آیا ہے اور یہ تو بارہا مذکور ہوا ہے کہ ان صفات کے زندہ ہونے سے شیطان کا کلیجہ پھٹتا ہے اور اس طرح ہاتھ مل کر رہ جاتا ہے جیسے کسی شکاری کا شکار جال میں پھنسنے کے بعد نکل جائے۔

شیطان کے یہ پندرہ دشمن جن کو اس نے گنایا ہے، مسلمانوں کے مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں، اگر ہر طبقہ کا آدمی اپنے دائرہ کار میں اس کو اپنانے کی فکر کرے تو کیا کسی گاہک کو تاجر سے کوئی شکایت و

نفرت ہوگی‘ کسی مظلوم کو اپنا حق حاصل کرنے میں کچھ دشواری ہوگی‘ کیا کسی بیوہ و یتیم اور فقر و فاقہ کے مارے دکھی مسلمان کو بھوکے پیٹ سونے کی نوبت آسکتی ہے‘ کیا کوئی کوتاہ عمل مسلمان زیادہ دنوں تک غلط راہ پر چل سکتا ہے اور کیا بدعات و خرافات کا چلن ہوسکتا ہے‘ ہم نے اپنے ایک دوست سے جن کو مدینہ منورہ میں برسہا برس سے قیام کی سعادت حاصل ہے‘ عرض کیا کہ مدینہ کی باتیں سنایئے‘ اسی ضمن میں یہ بھی سوال کرلیا کہ آپ کبھی دیہات میں بدوؤں کی بستی میں بھی جاتے ہیں‘ وہاں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جو جواب دیا‘ اس نے ہم کو ایسی دنیا میں پہنچادیا جس میں اصحاب رسولؐ کے بادیہ نشینوں کی جھلک نظر آئی اور اندازہ ہوا کہ ہمارے اندر مذکورہ بالا صفات پیدا ہوجائیں تو موجودہ بے حیائیوں اور انسانیت سوز چیزوں کا وہاں گزر نہ ہو اور شیطان اپنا سر پیٹتا رہے۔

ہمارے دوست نے بتایا کہ ہم ایک سرکاری کام سے مدینہ منورہ سے تقریباً سو کلومیٹر کے فاصلہ پر کوئی پچاس گھروں پر مشتمل ایک گاؤں میں گئے تو وہاں عجب منظر دیکھا‘ پردہ کا سخت اہتمام‘ کوئی عورت برقعہ کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی‘ حد یہ ہے کہ شوہر کا چھوٹا بھائی اپنی بھاوج کے سامنے نہیں جاسکتا‘ جس کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے آپؐ پردہ کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے‘ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول کیا دیور سے بھی پردہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دیور سے پردہ نہ کرنا تو موت ہے (یعنی بہت ہی خطرہ کی چیز ہے) ہمارے دوست نے بتایا کہ گاؤں کے پورے ماحول پر سادگی و سکون کی چادر تنی ہوئی تھی‘ ہم نے عرض کیا کہ نماز؟ بتایا کہ اذان ہوتے ہی لوگ مسجد کو چل پڑتے ہیں‘ ہم نے سوال کیا کہ عربوں کے جود و سخا کی جو صفات پڑھی ہیں وہ بھی ہیں؟ انہوں نے جوب دیا کہ ہم نے جب اپنے کام سے فارغ ہوکر چلنے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ہمارے مخاطب کا لڑکا بکری ذبح کرکے اس کی کھال اتار رہا ہے‘ وہ کھانا کھائے بغیر کسی طرح ہم کو واپسی کی اجازت نہیں دے رہا تھا‘ ہمارا رفیق جو عرب تھا اور بدوؤں کے مزاج سے واقف تھا‘ جب اس نے نزاکت سمجھائی تو وہ بمشکل راضی ہوا لیکن ہماری گاڑی میں ہمارے رفیق اور ہمارے لئے کھجوروں کے دو بڑے پیکٹ جو کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے تھے‘ ان میں کھجور بھر کے گاڑی میں رکھ دیا‘ جب قلم یہاں تک پہنچا تو شاعر اسلام علامہ اقبالؒ کی نظم مسجد قرطبہ کا یہ شعر زبان پر بے اختیار جاری ہوگیا:

بوئے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے
رنگ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

☆☆..........☆☆

ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردانہ سرگرمیوں کے پیچھے قادیانی و یہودی لابی کا ہاتھ ہے

گوجرانوالہ (پ ر) ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردانہ سرگرمیوں کے پیچھے قادیانی و یہودی لابی کا ہاتھ ہے جو ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کو کھوکھلا کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت کو ان دونوں طبقات کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھنا ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار تحریک احیاء سنت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام منعقدہ سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کیا۔ ریفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب نے کی۔ ریفرنس سے جمعیت اہل سنت والجماعت کے سیکریٹری جنرل مولانا حافظ گلزار احمد آزاد‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالواحد رسولنگری‘ سیکریٹری اطلاعات سید احمد حسین زید‘ مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر‘ تحریک احیاء سنت کے صدر مولانا قاری عبدالرشید صدیقی‘ نثار احمد قیصر‘ محمد اشرف اعوان‘ ابوبکر اشرف‘ مذہبی رہنما مولانا حافظ محمد آصف رشیدی‘ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا مفتی احمد اللہ گورمانی‘ جمعیت شبان اہل سنت کے نگران مولانا میاں محمد اسماعیل اختر‘ مولانا عبدالرحمٰن لدھیانوی‘ مولانا محمد اسامہ‘ بزم افکار کے سیکریٹری حافظ احسان الواحد‘ محمد امان اللہ قادری اور دیگر نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی اکابرین کے ارتداد کے خلاف جہاد کے سلسلہ کی ایک کڑی تھے وہ اپنے حصہ کا کام کرچکے ہیں اور اب ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ علمائے حق کے اس مشن کی تکمیل کے لئے ان کے نقش قدم کو اپنائیں‘ مولانا چنیوٹیؒ دلیری‘ جرأت‘ حق گوئی و بیباکی اور باطل کے خلاف ڈٹ جانے کی صفات کے حامل عالم باعمل تھے‘ انہوں نے تحریر و تقریر سے مرزائیت کے تار و پود بکھیر دیئے‘ انہیں اپنے اساتذہ بالخصوص فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ سے بہت زیادہ عقیدت اور محبت تھی‘ وہ اپنے استاد کے راستہ پر ساری عمر گامزن رہے۔ مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے کہا کہ مولانا چنیوٹیؒ اس صدی کی عظیم شخصیات میں سے تھے‘ وہ اپنی ذات میں پوری جماعت تھے۔ انہوں نے اندرون و بیرون ملک قادیانیت کے خلاف کام کیا۔

ختم نبوت

اخبار عالم پر ایک نظر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب تو ہوسکتا ہے لیکن نبی نہیں ہوسکتا

کنری (طارق محمود صدیقی) ۲۳/ جولائی کو ختم نبوت کانفرنس ہوئی' تقریباً دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی' اور محمد حنیف مغل کے ہمراہ حیدرآباد سے تشریف لائے۔ ٹنڈو آدم سے علامہ احمد میاں حمادی' مولانا مفتی حفیظ الرحمن کے ہمراہ تشریف لائے' مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی سے ڈیڑھ بجے تشریف لائے۔ کانفرنس کا آغاز ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر ہوا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خان محمد کندھانی نے تلاوت کی' مولانا محمد علی صدیقی نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی' ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا خطاب شروع ہوا جو ۲ بجکر ۱۰ منٹ تک جاری رہا' مولانا نے اپنے خطاب میں نبوت کی ابتدا بیان کی کہ سب سے پہلے نبی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں نبی بنا کر بھیجا اور آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب تو ہوسکتا ہے لیکن نبی نہیں ہوسکتا' آپ نے مزید فرمایا کہ شیطان نے ہمیشہ انسانوں کو گمراہ کرنے کی سازش کی ہے' سازش سچے نبیوں کے خلاف تھی کہ ان کو نہ مانا جائے اور جب نبوت کا سلسلہ بند ہوگیا تو اب سازش ہے کہ جھوٹے کو نبی مانا جائے' مولانا نے کہا کہ یہ وقت اتحاد کا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسی کام کی دعوت دیتی ہے اور اس سلسلہ میں تمام مکاتب فکر کو اکٹھا لے کر چلتی ہے' نماز جمعہ کے بعد کانفرنس کی دوسری نشست ہوئی جس سے مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا مفتی حفیظ الرحمن کا خطاب ہوا' بعد نماز عصر سوال و جواب کی نشست ہوئی' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قادیانیت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدیؑ کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے۔ کانفرنس کی تیسری اور آخری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی' دن کی دونوں نشستیں بخاری مسجد میں منعقد ہوئیں جبکہ تیسری نشست بخاری روڈ پر منعقد ہوئی۔ کنری کے مضافات عمرکوٹ' شادی پلی' میرپور خاص' کوٹ غلام محمد' نبی سر' جھڈو اور ماتلی سے جماعتی احباب نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ تیسری نشست کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا' قاری اسامہ خلیل نے تلاوت کی اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت بھی پیش کیا' تیسری نشست سے سب سے پہلا خطاب علامہ احمد میاں حمادی کا ہوا' جس میں علامہ حمادی نے قادیانیت کا مخصوص انداز میں آپریشن کیا' اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے ناظم اعلیٰ مولانا حفیظ الرحمن فیض اور ان کے بعد متحدہ مجلس عمل میرپور خاص کے صدر مولانا مفتی محمد شریف سعیدی کا بیان ہوا' ان کے بعد اہل حدیث مکتبہ فکر کے مولانا محمد افضل ضیاء کا بیان ہوا' ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا جس میں مولانا نے قادیانیت سے تائب ہونے والے شفیق مرزا کے حوالہ سے قادیانیوں اور ان کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کنری کے قادیانیوں کو چیلنج کیا کہ اگر ان میں غیرت نام کی کوئی چیز ہے تو ان حوالہ جات کو چیلنج کریں۔ کانفرنس کے آخری مقرر حضرت مولانا غلام محمد سومرو تھے' انہوں نے اپنے بیان میں سیدنا صدیق اکبرؓ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرکے اسے کیفر کردار تک پہنچانے پر روشنی ڈالی' کانفرنس کی قراردادیں مولانا محمد علی صدیقی نے منظور کروائیں۔ کانفرنس کی صدارت علامہ احمد میاں حمادی نے کی' کانفرنس میں دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث سمیت تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔

امام مہدی کا دعویٰ کرنے والے کی رہائی کی درخواست مسترد

۴/اپریل ۲۰۰۳ء کو علامہ احمد میاں حمادی

ختم نبوۃ

نے ٹنڈو آدم تھانے میں امام مہدی کا دعویٰ کرنے والے سید شمس الحسن زیدی کے خلاف مقدمہ درج کروایا جس کے تحت ملزم نے اپنے بارے میں ''امام مہدی'' ہونے کا دعویٰ کیا نیز ملزم نے بہت سارے خط مختلف افراد کو ارسال کئے جن میں ARY ٹی وی چینل کے ڈاکٹر شاہد مسعود اور متحدہ مجلس عمل حیدرآباد کے صدر عبدالوحید قریشی بھی شامل ہیں۔ اس پر مولانا محمد نذر عثمانی' عبدالوحید قریشی' علامہ احمد میاں حمادی اور دیگر علمائے کرام نے شمس الحسن زیدی سے ملاقات کی اور اس کو بتایا کہ آپ نے جو اپنے بارے میں ''امام مہدی'' ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ درست نہیں اور آپ احادیث کو جھٹلا رہے ہیں' جس پر اس نے کہا کہ میں امام مہدی ہوں' اس پر اس کے خلاف ٹنڈو آدم میں مقدمہ درج ہوا اور یہ جعلی امام مہدی گرفتار ہوا' اس کے بعد ملزم شمس الحسن زیدی نے دعویٰ کیا کہ میں پاگل ہوں اور اس بنیاد پر ٹنڈو آدم کے ایڈیشنل سیشن جج جناب ذوالفقار علی شاہ کی عدالت میں اپنی بریت کی درخواست دائر کی' جس میں اس نے کہا کہ میں پاگل ہوں اور میرے خلاف زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کے تحت اجازت نہیں لی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ پیش ہوئے اور انہوں نے عدالت کو بتایا کہ ملزم جان بوجھ کر پاگل بنا ہوا ہے' جس وقت ملزم کو گرفتار کیا گیا' اس وقت ملزم حاضر ڈیوٹی تھا اور گریڈ ۱۷ میں اسسٹنٹ پوسٹ جنرل ماسٹر کے عہدے پر کام کر رہا تھا' اگر ملزم پاگل تھا تو گورنمنٹ نے اس کو اتنے بڑے عہدے پر کیوں تعینات کیا۔ گرفتاری کے بعد ملزم نے مجسٹریٹ کے سامنے اپنے اقراری بیان میں بھی اپنے جرم کا اعتراف کیا ہے اور نعوذ باللہ یہ کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام مہدی کو بطور آلہ استعمال کریں گے اور دور حاضر کا امام مہدی میں یعنی شمس الحسن زیدی ہوں۔ منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے مزید کہا کہ مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سے مقدمہ داخل کرانے سے پہلے ۱۹۶ زیر دفعہ کے تحت اجازت لی ہے اور ملزم بریت کا حق دار نہیں' بلکہ سزا کا حق دار ہے اور تمام مقدمہ ملزم کے خلاف ہے' اس لئے ملزم کو کسی بھی قسم کی رعایت نہیں دی جا سکتی اور ملزم کے خلاف بہت اچھی شہادتیں ہیں اور ملزم کسی بھی اعانت کا حق دار نہیں ہے۔ جس پر جج نے ملزم کی بریت کی درخواست خارج کر دی اور کہا کہ ملزم رہائی کا حق دار نہیں ہے' کیونکہ اس کے خلاف بہت گواہیاں ہیں اور ملزم پاگل بھی نہیں ہے' اس لئے ملزم کے خلاف مقدمہ چلے گا۔

شہادتیں اسلام اور علماء کا راستہ نہیں روک سکتیں: مولانا محمد حسین ناصر

سکھر (رپورٹ: محمد بشر گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے جامع مسجد عیدگاہ پریالو میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہادتیں اسلام اور علماء کا راستہ نہیں روک سکتیں بلکہ دین تو قربانی مانگتا ہے اور علمائے دیوبند نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیشہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ علمائے دیوبند موت سے نہیں ڈرتے بلکہ موت ان سے ڈرتی ہے۔ ہم حکومت کو خبردار کرتے ہیں کہ اگر حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں ردوبدل کیا یا اس کو غیر موثر کیا تو اس کے نتائج خطرناک نکلیں گے اور حکومت اور اس کے ایجنٹوں کو سر چھپانے کیلئے جگہ نہیں ملے گی۔ مسلمان ہر چیز برداشت کرے گا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کرے گا۔ یہ قانون غیر مسلموں کو بھی تحفظ دیتا ہے۔ اگر کوئی بدبخت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے تو یہ قانون اس کو عدالت میں مکمل صفائی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ اگر اس قانون کو غیر موثر کیا گیا تو پھر گستاخ رسول کا وہی حال ہوگا جو بلدیہ والے آوارہ کتوں کا کرتے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے جس پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا

سکھر (رپورٹ: محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حیدرآباد سے سکھر تشریف لائے تو سکھر دفتر میں آغا سید محمد شاہ' حاجی رشید احمد' شیخ محمد شکیل' محمد زبیر' حاجی محمد بلال' مولانا محمد حسین ناصر اور ختم نبوت کے کارکنوں نے مولانا شجاع آبادی کا پرجوش استقبال کیا۔ حاجی محمد بلال نے مولانا کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ بدھ کی صبح بعد نماز فجر مدینہ مسجد میں مولانا نے درس قرآن دیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ حمادیہ دارالہدیٰ ٹھیری میں علمائے کرام' طلباء اور عوام الناس سے خطاب کیا اور علمائے کرام سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء ربانیہ مسجد میں جلسہ عام سے خطاب کیا اور ختم نبوت کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ جمعرات کو بعد نماز فجر مکی مسجد میں درس قرآن دیا۔ دس بجے جامعہ حمادیہ منزل گاہ میں علمائے کرام اور طلباء

سے خطاب کیا۔ بارہ بجے جامعہ اشرفیہ میں علماء و طلباء سے خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت سے خبردار کیا۔ جامع مسجد ابوبکر پریالو میں جمعہ کا بیان کیا' جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور مولانا شجاع آبادی کے بیان سے مستفید ہوئے۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ اس پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے اس عقیدہ پر نقب لگا کر امت مسلمہ سے بغاوت کی ہے۔ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ لاکر نبوت کے منصب پر فائز گردانا ہے (نعوذ باللہ) جبکہ اس کی بیویوں کو نعوذ باللہ امہات المومنین اور ازواج مطہرات قرار دیا' اس کے گدی نشین شرابیوں اور زانیوں کو خلیفۃ المسلمین قرار دیا' اس کی بیٹی کو حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے مقابلہ میں سیدۃ النساء کا لقب دیا اور اس کے غلیظ خاندان کو اہل بیت رسول قرار دے کر امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ قادیانیوں کے خلاف نوے سالہ جدوجہد کے بعد سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینا ہمارے مطالبے کا ادنیٰ ترین درجہ تھا جس حکومت نے عمل کیا' ہمارا اصل مطالبہ تو اسلام کے مطابق ان پر مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا ہے کیونکہ قادیانی تو مرتد سے بھی بڑھ کر زندیق ہیں کیونکہ یہ اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتے ہیں اور شریعت کے مطابق انہیں مرتد کی شرعی سزا ملنی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے نئے عہدیداران کا انتخاب اور دعوت عشائیہ سے علماء کا خطاب

شیخوپورہ (خصوصی رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے انتخابات ہوئے' جس میں نئے عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ نئے عہدیداران یہ ہیں: سرپرست اعلیٰ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عالم زیدمجدہ مدیر اعلیٰ جامعہ فاروقیہ' امیر حاجی محمد ارشاد ناظم یونین کونسل نمبر ۶۰/۲' نائب امیر قاری محمد رمضان خطیب جامع مسجد توحیدیہ' نائب امیر دوم رانا محمد اشرف' ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن وخطیب مسجد عائشہ صدیقہ' نائب ناظم حافظ محمد ایوب طاہر' ناظم مالیات شیخ محمد امین' سیکرٹری اطلاعات شیخ محمد ریاض۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کی دعوت عشائیہ ضلعی مرکز جامع مسجد عائشہ صدیقہ جنڈیالہ روڈ میں منعقد ہوئی' جس کی صدارت حضرت مولانا محمد عالم مدیر جامعہ فاروقیہ نے فرمائی۔ دعوت عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری محمد یوسف نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔ قادیانی' نبوت کے ڈاکو ہیں جو برطانوی سامراج کی ملت دشمنی کی وجہ سے معرض وجود میں آئے۔ صدارتی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مولانا محمد عالم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن انتخاب سے پوری کائنات میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی حسین ترین ہستی کو چن کر اپنا محبوب بنایا ہے۔ آپؐ محبوب رب العلمین ہیں۔ آپؐ مسلمانوں کے عقیدے کا محور ہیں۔ آپؐ سے محبت رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔ منکرین ختم نبوت اور قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنا اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے اس فتنے کے خلاف کام کرنا حقیقت میں عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے' انہوں نے کہا کہ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے' جبکہ دوسری طرف قادیانی جماعت ہے' جو آدمی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت یا وکالت کرتا ہے وہ کل روز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا۔ دعوت عشائیہ سے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ تجارت' میل ملاپ حرام ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ چناب نگر کی مسجد کو قادیانیوں غنڈوں سے پاک کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

منکر ختم نبوت اسلام کا باغی ہے' مسلمان' قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کے سر کا تاج ہے' منکر ختم نبوت اسلام کا باغی ہے' مسلمان' قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ اور متحدہ مجلس عمل حیدرآباد کے نائب امیر قاری محفوظ الرحمن بخش نے دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم کے دورے کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم

ختم نبوۃ

نبوت کے رہنما مفتی محمد طاہر مکی' پریس ترجمان محمد عمران قائم خانی' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے مرکزی پریس ترجمان حافظ محمد طارق حمادی' شبان ختم نبوت کے رہنما محمد محرم علی راجپوت اور دیگر سے گفتگو اور مختلف اجتماعات سے خطاب کے دوران کیا' انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد' اساس اور اسلام کے سر کا تاج ہے' اس کے بغیر دین اسلام کا تصور ختم ہو جاتا ہے' ہمارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجہ تخلیق کائنات ہیں' مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں' قادیانیوں نے اس پاک ہستی کا انکار کر کے مسلمانوں سے دشمنی مول لی ہے' مسلمانوں کا قادیانیوں سے کوئی جائیداد کا جھگڑا نہیں بلکہ ہماری ان سے جنگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کا قانون عام قانون نہیں کہ حکومت کے جو دل میں آئے وہ اس میں تبدیلی کر دے' اگر اس میں کوئی تبدیلی کی گئی تو مسلمان ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کی یاد تازہ کر دیں گے' حکومت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم یا چھیڑ چھاڑ سے باز رہے' مسلمان کسی بھی صورت میں یہ ترمیم برداشت نہیں کریں گے' حکومت کان کھول کر یہ بات سن لے کہ جب مظلوم کو اس کے ساتھ کئے گئے ظلم کا بدلہ نہیں ملتا تو وہ خود ظالم بن جاتا ہے اور اپنا حق بزور قوت چھینتا ہے جس سے حالات خراب ہوتے ہیں۔ اس وقت مسلمان مظلوم ہیں' قادیانی ان کے نبی کی توہین کر کے ان پر ظلم کر رہے ہیں' اور ظاہر ہے کہ اگر توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی گئی تو ظالم کھل کر میدان میں اتر آئیں گے اور مظلوموں پر ظلم بڑھ جائے گا' پھر مظلوم قانون کو ہاتھ میں لے کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کے تحفظ کے لئے میدان میں نکل آئیں گے' پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ متحدہ مجلس عمل حیدر آباد کے نائب صدر صاحبزادہ قاری محفوظ الرحمٰن حسن نے چناب نگر مسجد کی شہادت کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کا حکومت نے سنجیدگی سے نوٹس لیا ہوتا تو یہ مسئلہ کبھی کا حل ہو گیا ہوتا' ملکی حالات خراب کرنے میں پہل ہمیشہ قادیانی کرتے ہیں جیسا کہ ۱۹۷۴ء میں انہوں نے مسلمان طلبہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ہیں' اب یہ ظلم انہیں کے گلے پڑے گا اور اب بھی وہ اسی طرح کے حالات پیدا کر رہے ہیں' حکومت اس معاملے کا سختی سے نوٹس لے اور اسی جگہ مسجد دوبارہ تعمیر کرائے اور جن لوگوں نے اس بھیانک سانحہ میں حصہ لیا ہے' ان پر مقدمات قائم کر کے انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ انہوں نے ۱۴/ اگست کے حوالے سے کہا کہ قادیانیوں کو جشن آزادی منانے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے آج تک پاکستان کے نقشے کو ہی تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ آج بھی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں' قادیانیوں نے قیام پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا' وہ پاکستان کے باغی ہیں' حکومت آئندہ کیلئے ان کے یوم آزادی منانے پر پابندی عائد کرے' دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی نے کہا کہ امسال عالمی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی کی زیر قیادت سندھ سے ایک بہت بڑا قافلہ کانفرنس میں شرکت کے لئے ۸/ ستمبر کو چناب نگر روانہ ہوگا۔

تیئیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے لئے قافلوں کی روانگی

گوجرانوالہ (رپورٹ: سید احمد حسین زید) بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بسوں اور کاروں کا کارواں گوجرانوالہ سے شرکت کرے گا جو ۹/ ستمبر کو صبح ۶ بجے شیرانوالہ باغ سے مقامی جماعت کے امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد کی زیر قیادت روانہ ہوگا۔ یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا' جس کی صدارت الحاج حافظ بشیر احمد امیر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے کی۔ دارالعلوم ختم نبوت ککنی والا میں ہونے والے اس اجلاس سے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد زید مجدہم کے مرید خاص اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حافظ نذیر احمد نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کی تیاریوں کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ مالیاتی کمیٹی حافظ نذیر احمد' حافظ محمد ثاقب' پروفیسر حافظ محمد انور اور پروفیسر محمد اعظم نفیسی پر مشتمل ہوگی۔ کاروان کے انتظامات کی کمیٹی حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ احسان الواحد' حافظ محمد معاویہ' حافظ محمد ثاقب اور محمد امان اللہ قادری پر مشتمل ہوگی۔ شرکاء کی رجسٹریشن حافظ محمد ثاقب' حافظ احسان الواحد' مولانا محمد الیاس قادری اور محمد امان اللہ قادری کریں گے۔ شہر بھر میں تبلیغی مہم چلانے کا فیصلہ ہوا۔ اس سلسلہ میں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' قاری عبدالغفور آرائیں' مولانا طارق محمود ثاقب اور سید احمد حسین زید پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔ اجلاس میں چناب نگر پولیس چوکی کی مسجد کی شہادت پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ چوکی کو فی الفور واپس لایا جائے۔

فرماگئے یہ ہادی — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام — لا نبی بعدی

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم

مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت قبلہ شاہ **نفیس الحسینی** دامت برکاتہم

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

بتاریخ ۷ شعبان تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۵ھ بمطابق 23 ستمبر تا 13 اکتوبر 2004ء

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائیگا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔

درخواستوں کیلئے پتہ: **شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان**

فون چناب نگر: 04524/212611
ملتان: 061/514122

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو وِرغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختمِ نبوة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرﷺ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟

کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے